۹ ربیع الاول شریف ۱۴۴۰ھ کو ہونے والے مدنی مذاکرے کا تحریری گلدستہ

ملفوظاتِ امیرِ اہلسنّت (قسط: 22)

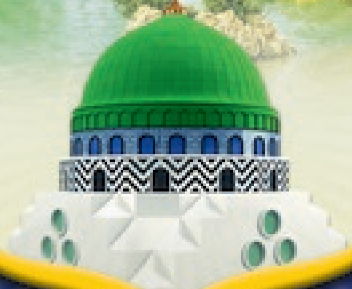

کیا جنّت میں والدین بھی ساتھ ہوں گے؟

ولیوں کے قُرب میں دُعائیں قبول ہوتی ہیں 10

روزی میں برکت کا نسخہ 33

نمازِ عصر کے بعد تلاوت کرنا کیسا؟ 36

روٹی کے چار ٹکڑے کرنا کیسا؟ 47

ملفوظات:

شیخِ طریقت، امیرِ اہلِ سنّت، بانیٔ دعوتِ اسلامی حضرت علّامہ مولانا ابو بلال

محمد الیاس عطّار قادری رضوی دامت برکاتہم العالیہ

پیشکش:

مجلس المدینۃ العلمیۃ (دعوتِ اسلامی)

(شعبہ فیضانِ مدنی مذاکرہ)

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَ الصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

کیا جنّت میں والدین بھی ساتھ ہوں گے؟[1]

شیطان لاکھ سُستی دِلائے یہ رِسالہ (۴۹ صفحات) مکمل پڑھ لیجیے
اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ معلومات کا اَنمول خزانہ ہاتھ آئے گا۔

دُرُود شریف کی فضیلت

فَرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہے: مجھ پر دُرُود شریف پڑھ کر اپنی مجالس کو آراستہ کرو کہ تمہارا دُرُودِ پاک پڑھنا بروزِ قِیامت تمہارے لیے نُور ہو گا۔[2]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب ! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

اچھی نیت کی عادت کیسے بنائی جائے؟

سُوال: ہر نیک کام سے پہلے اچھی نیت کرنے کی عادت بنانا ایک مشکل کام ہے، یہ اِرشاد فرمائیے کہ نیک کام سے پہلے اچھی نیت کرنے کی عادت کیسے بنائی جائے؟

جواب: نوٹ گِننا بھی بڑا مشکل کام ہے۔ اگر کوئی نوٹوں کی بوری بھر کر دے اور کہے کہ انہیں گنتی کرو تو یقیناً بڑا مشکل اور محنت طلب کام نظر آئے گا، لیکن اگر وہ

---

1 ...... یہ رِسالہ ۲۹ ربیع الاول ۱۴۴۰ھ بمطابق 8 دسمبر 2018 کو عالمی مَدَنی مَرکز فیضانِ مدینہ بابُ المدینہ (کراچی) میں ہونے والے مَدَنی مذاکرے کا تحریری گلدستہ ہے، جسے اَلْمَدِیْنَۃُ الْعِلْمِیَّۃ کے شعبے "فیضانِ مَدَنی مذاکرہ" نے مُرتَّب کیا ہے۔ (شعبہ فیضانِ مَدَنی مذاکرہ)

2 ...... فِردوسُ الاخبار، باب الزای، ۱/ ۴۲۲، حدیث: ۳۱۴۹ دار الفکر بیروت

www.dawateislami.net

کہے کہ جتنی سو سو کی گڈیاں بناؤ گے تو ہر گڈی پر ایک نوٹ آپ کا ہو گا تو اب یہ گنتی کا مشکل کام بہت آسان لگے گا اور آپ دھڑا دھڑ گڈیاں بنا لیں گے کیونکہ ہر گڈی پر ایک نوٹ ملنے کا جذبہ کام کروا دے گا۔

اِسی طرح نیّتیں کرنے کا کام بھی اگرچہ مشکل نظر آتا ہے لیکن اس پر ملنے والے ثواب پر نظر رکھیں گے تو قدرے آسان ہو جائے گا۔ ثواب جنَّت میں لے جانے والا کام ہے۔ نیکی جنَّت میں لے جانے والا کام ہے۔ ایک نیکی اللہ پاک نے قبول فرما لی اور اسی کے صَدقے جنَّت مِل جائے تو کوئی بعید نہیں۔ بہر حال ثواب اور جنَّت کی نعمتوں پر نظر ہو گی تو نیت کرنا آسان ہو جائے گا۔

نیت نہ کرنے کا نقصان

سُوال: کسی نیک کام سے پہلے اچھی نیت نہ کرنے کا کیا نقصان ہے؟[1]

جواب: کسی نیک کام سے پہلے اچھی نیت نہ ہوئی تو ثواب یا عمل ہی ضائع ہو سکتا ہے مثلاً اگر نماز کی نیت نہیں کی، نہ دِل میں نیت تھی تو اب ثواب کی کوئی صورت ہی نہ رہی کہ یہ فقط اُٹھک بیٹھک ہے نماز تو ہے ہی نہیں۔

نماز کی نیت کیسے کی جائے؟

نماز میں کیا نیت کرنی ہے یہ بھی سیکھنا پڑے گا۔ اب خالی یہ کہہ لیا کہ میں نماز

مدینہ

1 ...... یہ سُوال اور اس کے بعد والے چھ سوالات شعبہ فیضانِ مَدَنی مذاکرہ کی طرف سے قائم کیے گئے ہیں جبکہ جوابات امیرِ اہلسنَّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے عطا فرمودہ ہی ہیں۔ (شعبہ فیضانِ مَدَنی مذاکرہ)

www.dawateislami.net

پڑھتا ہوں تو ہر صورت میں یہ نیت کافی نہیں ہے مثلاً عشا کی نماز پڑھتے وقت ذہن میں ہونا چاہیے کہ میں عشا کے فرض پڑھ رہا ہوں، کم از کم یہ ذہن میں ہونا ضَروری ہے۔

نیت کے متعلق کچھ مَدَنی پھول

سُوال: نیت کے متعلق کچھ مَدَنی پھول اِرشاد فرمادیجیے۔

جواب: نیت کے بارے میں چند اہم مَدَنی پھول پیشِ خدمت ہیں: (۱) جتنی اچھی نیتیں زیادہ اتنا ثواب بھی زیادہ۔ (۲) نیت دِل کے اِرادے کو کہتے ہیں دِل میں نیت ہوتے ہوئے زبان سے کہہ لینا زیادہ اچھا ہے۔ دِل میں اِرادہ نہ ہونے کی صورت میں صِرف زبان سے نیت کے اَلفاظ ادا کرلینے سے نیت نہیں ہوگی۔ (۳) کسی بھی عملِ خیر یعنی اچھے کام میں اچھی نیت کا مَطلب یہ ہے کہ وہ عمل رضائے اِلٰہی کے لیے ہو۔ (۴) جو اچھی نیتوں کا عادی نہیں اسے شروع میں بتکلف یعنی زبردستی اپنے آپ کو اچھی نیتیں کرنے کا عادی بنانا پڑے گا۔

نیت کی حکمت اور اس کا طریقہ

سُوال: کسی کام سے پہلے اچھی نیتوں کی تَرغیب دِلانے میں کیا حکمت ہے؟ نیز نیت کب کہلائے گی؟

جواب: کسی کام سے قبل نیتیں کرنے سے مقصود عبادت اور عادت میں فرق کرنا ہوتا ہے۔ صِرف زبانی کلامی یا بے توجہی سے اِرادہ کرنا نیت نہیں کیونکہ نیت اس

www.dawateislami.net

بات کا نام ہے کہ عَزمِ مُصَمَّم یعنی پکا اِرادہ ہو۔ اِدھر اُدھر نظریں گھماتے، بدن سہلاتے، کھجاتے اور کوئی چیز رکھتے اُٹھاتے یا جلد بازی کے ساتھ نیتیں کرنا چاہیں گے تو شاید نہ ہو پائیں گی لہٰذا نیک کام شروع کرنے سے قبل کچھ دیر رُک کر موقع کی مُناسبت سے سر جھکائے آنکھیں بند کیے ذہن کو مختلف خیالات سے خالی کر کے نیتوں کے لیے یک سُو ہو جانا مفید ہے۔

فقط نیت پر عمل کا اَجر

سُوال: اگر اچھا کام کرنے کی نیت تھی لیکن کسی وجہ سے نہیں کر سکے تو کیا اس پر اَجر و ثواب ملے گا؟

جواب: اگر کسی نے کوئی اچھا کام کرنے کی نیت کی تھی لیکن وہ عمل نہیں کر سکا جب بھی ثواب ملے گا جیسا کہ مسلم شریف کی حدیث میں ہے: جس نے نیکی کا اِرادہ کیا پھر اس نے وہ کام نہ کیا تو اس کے لیے ایک نیکی لکھی جائے گی۔[1] اس سے مُراد یہ نہیں کہ وہ نیکی آپ کر چکے جبھی اس کا ثواب لکھا جائے گا بلکہ نیت کا ثواب لکھا جائے گا۔ اب اللہ کی مَرضی پر ہے کہ وہ اس عمل سے بڑھ کر نیت پر ثواب عطا کر دے۔ اس لیے کہ نیت خود ایک ثواب کا کام ہے۔ اچھی نیت اچھائی ہے اور بُری نیت بُرائی ہے۔

مدینہ

1 ...... مسلم، کتاب الایمان، باب اذا ھم العبد بحسنة کتبت۔۔۔الخ، ص ۷۴، حدیث: ۳۳۵ دار الکتاب العربی بیروت

www.dawateislami.net

اچھی نیتیں کرتے رہنا کیسا؟

سُوال: کیا اچھی اچھی نیتیں کرتے رہنا چاہیے؟

جواب: جی ہاں! اچھی اچھی نیتیں تو کرتے رہنا چاہیے مثلاً اگر آپ کی واقعی نیت بنتی ہے تو یوں نیت کریں کہ میں ہر سال حج کروں گا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ میں نے تو یہ نیت کی ہوئی ہے کہ ہر سال حج کروں گا۔ اب ہر سال جانے کے اَسباب نہ ہوئے یا بعد میں اِرادہ بدل گیا اور نہ جا پائے تب بھی اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ نیت کا ثواب ملے گا۔

باجماعت نماز پڑھنے کی نیت

یہ نیت کر لیجیے کہ جب تک زندہ رہوں گا پانچوں وقت جماعت کے ساتھ نماز پڑھوں گا۔ دِل میں یہ نیت پکی ہو چاہے کچھ بھی ہو جائے بلا اِجازتِ شرعی نماز کی جماعت نہیں چھوڑوں گا۔ اگر کبھی رات دیر سے سونے کی وجہ سے آنکھ نہ کھلنے کا اندیشہ ہو تو اب والد یا والدہ کو بولوں گا کہ مجھے ہر صورت نماز کے لیے اُٹھا دیں۔ دوست یا مؤذن صاحب سے کہہ دوں گا کہ مجھے نماز کے وقت فون کر دیں یا خود ہی اپنے موبائل پر اَلارم لگا کر اُٹھنے کا اِہتمام کروں گا۔ بہر حال یہ نیت کر لیں کہ جب تک جیوں گا نمازِ باجماعت کی پابندی کروں گا۔ یہ ایک Powerful (یعنی مضبوط) نیت ہے۔ جو یہ نیت کرے گا تو اس کا ثواب بھی اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ اس کے نامۂ اَعمال میں لکھ دیا جائے گا۔

www.dawateislami.net

فرض روزے رکھنے اور زکوٰۃ دینے کی نیت

اِسی طرح عمر بھر ہر سال رَمَضان میں پورے روزے رکھنے کی نیت بھی کی جا سکتی ہے۔ نیز یہ نیت بھی کر لیں کہ اگر شرعی مجبوری کی وجہ سے میرا کوئی روزہ چھوٹا تو اس کی قضا کر لوں گا۔ اگر کوئی سخت بیماری کے سبب روزہ چھوڑے گا تو گناہ گار نہیں ہو گا البتہ اس روزے کی قضا رکھنا ضَروری ہے۔ بعض لوگ سمجھتے ہوں گے کہ یہ مُعاف ہو گیا حالانکہ یہ معاف نہیں ہوتا۔ یوں ہی اس کا فِدیہ دے دینے سے بھی جان نہیں چھوٹے گی لہٰذا ہر حال میں روزہ قضا رکھنا ہی پڑے گا۔ شیخِ فانی [1] کی طرح روزے کے بدلے فِدیہ دینے کے اَحکام یہاں لاگو نہیں ہوں گے۔ یوں ہی اگر آپ صاحبِ مال ہیں تو یہ نیت کر سکتے ہیں کہ جب جب شرائط پائی جائیں گی تو ہر سال پوری زکوٰۃ ادا کروں گا۔

پڑوسیوں اور والدین کے ساتھ اچھے سلوک کی نیتیں

سُوال: کیا پڑوسیوں اور والدین کے ساتھ ہمیشہ اچھے سلوک کی نیت کی جا سکتی ہے؟

جواب: جی ہاں! یہ نیت کی جا سکتی ہے کہ پڑوسیوں کے ساتھ اچھا سلوک کروں گا اگرچہ وہ ہمارے ساتھ اچھا سلوک نہ بھی کریں۔ والدین کے ساتھ بھی ہمیشہ

مدینہ

1 ...... شیخِ فانی وہ شخص ہے کہ جو بڑھاپے کے سبب اتنا کمزور ہو چکا ہو کہ حقیقتاً روزہ رکھنے کی طاقت نہ ہو، نہ سردی میں نہ گرمی میں، نہ لگاتار نہ متفرق طور پر اور نہ ہی آئندہ زمانے میں روزہ رکھنے کی طاقت ہو۔ (فتاویٰ اہلسنّت، (قسط 9)، احکامِ روزہ و اعتکاف، ص ٢١ مکتبۃ المدینہ باب المدینہ کراچی)

www.dawateislami.net

اچھے سلوک کی نیت کی جاسکتی ہے مثلاً اپنے ماں باپ کا ہاتھ چوموں گا، ماں باپ کو راضی کروں گا اور راضی رکھوں گا تو اِس طرح کی اچھی اچھی نیتیں کرتے جائیں اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ ثواب ملے گا۔ مزید معلومات کے لیے رِسالہ ”ثواب بڑھانے کے نسخے“ کا مُطالعہ کیجیے۔

خلافِ شرع کاموں میں اِطاعت نہیں

سُوال: والدین خلافِ شرع کام کا حکم دیں تو کیا پھر بھی ان کی اِطاعت کرنی ہو گی؟

جواب: والدین کی اِطاعت و فرمانبرداری شریعت کے دائرے میں رہتے ہوئے ہی کی جاسکتی ہے۔ خلافِ شرع باتوں میں ان کا کہنا نہیں مانا جائے گا مثلاً اگر کسی کا باپ کافر اور اندھا ہے اور وہ کہتا ہے کہ مجھے بُت خانے لے جاؤ۔ تو بیٹے کو حکم ہے کہ نہ لے جائے کہ یہاں نہ لے جانا باپ کی نافرمانی میں نہیں آئے گا۔ کفر کرنے کے لیے جانے میں مدد نہیں کریں گے اس لیے کہ قرآنِ پاک میں ہے: ﴿وَ لَا تَعَاوَنُوْا عَلَى الْاِثْمِ وَ الْعُدْوَانِ ﴾ (پ٦، المائدۃ: ٢) ترجمۂ کنزالایمان: ”گناہ اور بُرائی کے کام پر ایک دوسرے کی مدد مت کرو۔“ البتہ اگر کافر باپ کہے کہ بُت خانے سے واپس مجھے گھر لے آنا تو اب لانا ہو گا بلکہ کوشش کرے کہ جلد لائے مثلاً اگر وہ کہے کہ مجھے دس بجے لانا تو بیٹا کہے کہ میں ساڑھے نو بجے لے آؤں گا۔ یوں اگر آدھا گھنٹہ کفر خانے سے بچ گیا تو اچھا ہے کیونکہ غیر مُسلِم رہے گا تو ہمیشہ جہنم میں لیکن جتنے گناہ بھی کرتا ہے تو اس کے حِساب سے مزید اس کو سزائیں اور

www.dawateislami.net

عذاب ملے گا۔

کافر کو کھانے پر بھی عذاب ہو گا

غیر مُسْلِم کو کھانے پر بھی عذاب ملتا ہے کیونکہ کھانے کے ذَریعے اسے قوت حاصِل ہو گی اور یہ اپنی کفریہ عبادتیں کرے گا۔ اگر بھوکا رہتا تو ان کفریہ عبادتوں سے بچا رہتا، اِس لیے کہ آدمی کمزوری کے سبب پڑا رہتا ہے۔[1] اللہ کرے کہ دِل میں اُتر جائے میری بات۔ اے وہ لوگو جو اِیمان سے دور ہو! دامنِ اِسلام میں آجاؤ! اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ دُنیا میں بھی اَمن ہو گا، قبر میں بھی اَمن ہو گا، قیامت میں بھی اَمن ہو گا اور اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ جَنَّتُ الْفِردوس میں آقا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا پڑوس ہو گا۔

دَرگاہوں پر جانا کیسا؟

سُوال: دَرگاہوں پر جانا کیسا ہے؟

جواب: مزار شریف پر حاضِری دینا بالکل جائز ہے۔ولی کے قُرب میں مانگی جانے والی دُعا قبول ہوتی ہے جیسا کہ قرآنِ کریم میں حضرتِ سیِّدُنا زکریا عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے وَلیہ (حضرتِ مریم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا) کے قُرب میں دُعا مانگنے کا

---

[1] ...... حضرتِ سیِّدُنا بایزید عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْمَجِیْد کی خِدمت میں عرض کیا گیا، آپ بھوکا رہنے پر اتنا زور کیوں دیتے ہیں؟ فرمایا: اگر فرعون بھوکا ہوتا تو کبھی خُدائی کا دعویٰ نہ کرتا اور اگر قارون بھوکا ہوتا تو کبھی بغاوت نہ کرتا۔ (مَطلب کہ ان لوگوں پر مال کی فراوانی ہوئی تو سرکش ہو گئے۔)

(کشفُ المحجوب، باب آدابھم فی الاکل، ص ۳۹۰ نوائے وقت پرنٹرز مرکز الاولیا لاھور)

www.dawateislami.net

تذکرہ ہے۔[1] تو مزارات کی حاضِری ایسا کوئی پیچیدہ مسئلہ نہیں ہے جو سمجھ میں نہ آسکے۔

حدیثِ پاک میں قبروں کی زیارت کا حکم

حدیثِ پاک میں واضح فرمان موجود ہے کہ میں پہلے تمہیں قبروں کی زیارت سے منع کرتا تھا اب اِجازت دیتا ہوں کہ قبروں کی زیارت کرو کہ قبروں کی زیارت دِلوں کو نَرم کرتی ہے، آنکھوں میں آنسو لاتی ہے۔[2] مزار شریف میں کیا ہوتا ہے؟ قبر ہی تو ہوتی ہے۔ گنبد بن جانے کی وجہ سے حاضِری منع ہو

مدینہ

1...... پارہ 3، سورہ اٰلِ عمران میں بیان کردہ واقعے کی تفصیل کچھ یوں ہے کہ حضرت زکریا عَلَیْہِ السَّلَام کو خُداوند قُدُّوس نے نبوت کے شَرَف سے نوازا تھا مگر ان کے کوئی اولاد نہیں تھی اور وہ بالکل ضعیف (یعنی بوڑھے) ہو چکے تھے۔ بَرسوں سے ان کے دِل میں فرزند کی تمنا موجزن تھی اور بارہا انہوں نے گڑگڑا کر خُدا سے اولادِ نرینہ (یعنی بیٹے) کے لئے دُعا بھی مانگی تھی مگر خُدا کی شانِ بے نیازی کہ باوجود اس کے اب تک ان کو کوئی فرزند نہیں ملا۔ جب انہوں نے حضرت مَریم رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہا کی محراب میں یہ کرامت دیکھی کہ اس جگہ بے موسم کا پھل آتا ہے تو اس وقت ان کے دِل میں یہ خیال آیا کہ میری عمر اب اتنی ضعیفی کی ہو چکی ہے کہ اولاد کے پھل کا موسم ختم ہو چکا ہے۔ مگر وہ اللہ جو حضرت مَریم کی محراب میں بے موسم کے پھل عطا فرماتا ہے وہ قادر ہے کہ مجھے بھی بے موسم کی اولاد کا پھل عطا فرما دے۔ چنانچہ آپ نے محرابِ مَریم میں دُعا مانگی اور آپ کی دُعا مقبول ہو گئی اور اللہ تعالیٰ نے بڑھاپے میں آپ کو ایک فرزند عطا فرمایا جن کا نام خود خُداوند عالَم نے "یحییٰ" رکھا اور اللہ تعالیٰ نے ان کو نبوت کا شَرَف بھی عطا فرمایا۔

(عجائب القرآن مع غرائب القرآن، ص۶۶ مکتبۃ المدینہ باب المدینہ کراچی)

2...... شعب الایمان، باب فی الصلاۃ علی من مات... الخ، فصل فی زیارۃ القبور، ۷/ ۱۵، حدیث: ۹۲۸۹ دار الکتب العلمیۃ بیروت

www.dawateislami.net

جائے اور گنبد نہ ہو تو حاضِری جائز ہو ایسا حدیث میں کچھ بھی نہیں فرمایا گیا بلکہ مطلقاً قبروں کی زیارت کا حکم دیا گیا۔

ولیوں کے قُرب میں دُعائیں قبول ہوتی ہیں

سُوال: درگاہوں پر جاکر دُعا کیوں مانگی جاتی ہے؟[1]

جواب: مزارات پر جاکر دُعا اِس لیے مانگی جاتی ہے کہ جہاں اللہ کے نیک بندے ہوں وہاں دُعائیں قبول ہوتی ہیں۔ مسلمانوں کے اِجتماعات میں بھی قبولیتِ دُعا کی زیادہ اُمّید ہے۔ اَولیا، عُلَما، صُلَحا کے قُرب میں دُعا مانگی جائے تو یہ قبولیت کے اور زیادہ قریب ہے، اس لیے کہ نیک لوگوں پر (اور ان کے ذِکر کے وقت) اللہ پاک کی رَحمت نازِل ہوتی ہے جیسا کہ حضرتِ سَیِّدُنا سُفیان بن عُیَیْنَہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ کا قول ہے: عِنْدَ ذِکْرِ الصَّالِحِیْنَ تَنْزِلُ الرَّحْمَۃ یعنی جہاں اللہ کے نیک بندوں کا ذِکر ہوتا ہے تو وہاں اللہ کی رَحمت نازِل ہوتی ہے۔[2]

مزارات پر رَحمتوں کی بَرسات

جب نیک بندوں کے ذِکر پر اللہ پاک کی رَحمت نازل ہوتی ہے تو جہاں خود نیک بندے موجود ہوں تو کیا ان پر رَحمتیں نازِل نہیں ہوں گی؟ Understood (یعنی لازمی بات) ہے کہ یہ تو سراپا رَحمت ہیں کہ جن کے تذکرے رَحمت دِلا

---

1 ...... یہ سُوال شعبہ فیضانِ مَدَنی مذاکرہ کی طرف سے قائم کیا گیا ہے جبکہ جواب امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کا عطا فرمودہ ہی ہے۔ (شعبہ فیضانِ مَدَنی مذاکرہ)

2 ...... حلیۃ الاولیاء، سفیان بن عیینۃ، ۷/ ۳۳۵، رقم: ۱۰۷۵۰ دار الکتب العلمیۃ بیروت

www.dawateislami.net

رہے ہیں تو وہ خود کتنے رَحمتوں میں ڈوبے ہوں گے۔ اب ایسا بھی نہیں کہ جب تک یہ زندہ ہیں تب تک ان پر رَحمتیں نازل ہو رہی ہے لیکن جب اس دُنیا سے چلے جائیں گے تو ان پر رَحمتوں کے نزول کا سلسلہ ختم ہو جائے گا کیونکہ اب تو اَجر کا موقع آیا ہے، قبر تو اَجر کا مقام ہے لہٰذا یہی سمجھ میں آتا ہے کہ وہاں رَحمتیں بند نہیں ہوں گی بلکہ بڑھ جائیں گی۔ حضرتِ سَیِّدُنا امام ذَہبی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی نے بھی لکھا ہے کہ ایسے مقام پر دُعا جلدی قبول ہوتی ہے۔[1] اِس لیے کہ اَولیائے کِرام رَحِمَہُمُ اللّٰہُ السَّلَام کے مَزارات رَحمتوں میں ڈوبے ہوئے ہیں، وہاں جو جائے گا تو ظاہر ہے کہ وہ بھی محروم نہیں رہے گا جیسا کہ اگر کہیں بارش ہو رہی ہو تو وہاں کھلے آسمان تلے جو جائے گا تو اس پر بھی چھینٹیں پڑیں گی۔ یوں ہی اللہ پاک کے ولی جہاں آرام فرما ہیں وہاں رَحمتوں کی بارش ہو رہی ہے، اب جو بھی ان کے قریب جائے گا تو اس پر بھی چھینٹیں پڑیں گی۔ رَحمت کی بارش اگرچہ ہمیں نظر نہیں آتی لیکن ہمیں گمان اچھا رکھنا چاہیے۔

مدینے میں بھی تو مزار کی زیارت کیلئے جاتے ہیں

سُوال: مزارات پر حاضری کا مسئلہ اب بھی کسی کو سمجھ نہ آئے تو اسے کیسے سمجھایا جائے؟[2]

مدینہ

1 ...... سیر اعلام النبلاء، معروف الکرخی، ۸/۲۱۹ ماخوذاً دار الفکر بیروت

2 ...... یہ سُوال شعبہ فیضانِ مَدَنی مذاکرہ کی طرف سے قائم کیا گیا ہے جبکہ جواب امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کا عطا فرمودہ ہی ہے۔ (شعبہ فیضانِ مَدَنی مذاکرہ)

www.dawateislami.net

جواب: مدینے شریف جانے کے لیے ہر مسلمان تڑپتا ہے۔ کسی کی جُرأت نہیں ہو گی کہ مدینے شریف جانے سے اِنکار کرے۔ مدینے میں کیا ہے؟ ہمارے آقا، محبوبِ خُدا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا مزار مُبارک ہی تو ہے کہ روضۂ انور میں ہمارے آقا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم تشریف فرما ہیں۔ اب سبز سبز گنبد کے جَلوے دیکھنے کے لیے سب ہی تڑپتے ہیں لیکن پھر پوچھتے ہیں کہ مزار پر جانا چاہیے یا نہیں؟ جنّتُ البقیع میں بھی تو حاضِری دی جاتی ہے وہاں بھی تو سب مزارات ہی ہیں۔

کعبہ شریف کی زیارت کرنے کا سب کا دِل کرتا ہے مگر جس کے صَدقے میں کعبہ، کعبہ بنا اس آقا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا مزار شریف تو مدینے میں ہے جو کعبے کا بھی کعبہ ہے۔ اب کعبے کی زیارت کی تو کوئی بات کرے لیکن کعبے کے کعبے یعنی روضۂ انور پر نہ جائے؟ ہم تو جائیں گے، عاشق تو خوابوں میں بھی سرکار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا روضہ دیکھتا ہے۔ گنبد شریف کے نظارے کرتا ہے۔

والدین کی قبور پر جانا اور اَولیا کے مَزارات پر...؟

جو لوگوں کو مَزارات پر حاضِری سے روکتا ہے تو وہ اپنے ماں باپ کی قبر پر جانے سے کسی کو نہیں روکے گا۔ دُنیا بھر کو مَزاراتِ اَولیا سے منع کرتا ہو گا لیکن جب اس کی ماں مَرے گی تو خود اس کی قبر پر بیٹھا ہو گا، باپ مَرے گا تو اس کی قبر پر بیٹھا ہو گا۔ ماں کی قبر پر جاؤ باپ کی قبر پر جاؤ اور اللہ کے ولی کی قبر

www.dawateislami.net

پر نہ جاؤ یہ کون سا فلسفہ ہے؟ اللہ کریم عقلِ سلیم عطا کرے۔ عاشقانِ رَسول کی مَدَنی تحریک دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول میں رہیں گے تو اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ مدینہ مدینہ، بغداد بغداد کرتے رہیں گے، اِدھر اُدھر گھومیں گے تو گھوم ہی جائیں گے اور پھر کہیں کے بھی نہیں رہیں گے لہٰذا ہر دَم دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول سے وابستہ رہیں۔

تکبیرِ تحرِیمہ کے وقت نیت حاضِر نہ ہو تو؟

سُوال: جب ہم گھر سے چلے تو ہماری نیت نماز کی تھی لیکن جب مسجد میں پہنچ کر نماز شروع کرنے لگے تو اس وقت نیت یاد نہیں تھی۔ اب کیا گھر سے چلتے وقت کی نیت کفایت کرے گی؟

جواب: بہارِ شریعت، جلد 1، صفحہ 492 پر ہے: اَحْوَط (یعنی زیادہ اِحتیاط) یہ ہے کہ اَللّٰہُ اَکْبَر کہتے وقت نیت حاضِر ہو۔ تکبیر سے پہلے نیت کی اور شروع نماز اور نیت کے دَرمیان کوئی اَمرِ اَجنبی مثلاً کھانا، پینا، کلام وغیرہ وہ اُمور جو نماز سے غیر متعلق ہیں (یعنی نماز سے ان کا تعلق نہیں ہے) فاصِل نہ ہوں (یعنی بیچ میں یہ حائل نہ ہوں تو) نماز ہو جائے گی، اگرچہ تحرِیمہ کے وقت نیت حاضِر نہ ہو۔ اس سے کچھ پہلے یہ مسئلہ لکھا ہے: نیت کا اَدنیٰ دَرَجہ یہ ہے کہ اگر اس وقت کوئی پوچھے کہ کون سی نماز پڑھتا ہے تو فوراً بلا تامل یعنی بغیر سوچے فوراً بتا دے اگر حالت ایسی ہے کہ سوچ کر بتائے گا تو نماز نہ ہو گی۔

www.dawateislami.net

کیا نیک لوگوں کی رُوح بھی تکلیف سے نکلتی ہے؟

سُوال: کیا نیک لوگوں کی رُوح بھی تکلیف سے نکلتی ہے؟

جواب: جی ہاں! نَزع کی سختیاں تو پیارے آقا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے اَجر و ثواب کو مزید بڑھانے اور اُمَّت کی ڈھارس بندھانے کے لیے آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی بارگاہ میں حاضِر ہوئیں تھیں۔[1] نَزع کی سختیوں پر مومن کو اَجر بھی ملتا ہے۔[2] حضرتِ سَیِّدُنا عمر بن عبدُ الْعَزِیز رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نَزع کی سختیوں سے بچنے کی دُعا کہ مجھے نَزع کی سختیاں نہ ہوں نہیں مانگا کرتے تھے اس لیے کہ مجھے اس پر ثواب ملے گا۔[3] بہر حال نَزع کی سختیاں سب کے لیے ہیں۔ ہم تو کمزور ہیں اِس لیے ہم عافیت کے طلب گار ہیں کہ بس آسانی سے ہماری رُوح قبض ہو جائے۔ نَزع کے وقت آقا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے جلووں میں گم ہو جائیں، محبوب کے جلوے سامنے ہوں اور کلمہ پڑھتے ہوئے رُوح نکلے تو پھر بھلے تلواریں چلتی رہیں۔

سکرات میں گر روئے محمد پر نظر ہو
ہر موت کا جھٹکا بھی مجھے پھر تو مزا دے (وسائلِ بخشش)

مدینہ

1 ...... مراٰۃ المناجیح، ۲/ ۴۱۱ ماخوذاً ضیاء القرآن پبلی کیشنز مرکز الاولیا لاہور

2 ...... حلیۃ الاولیاء، عمر بن عبد العزیز، ۵/ ۳۵۰، رقم: ۷۳۵۵ ماخوذاً

3 ...... الزھد للامام احمد بن حنبل، اخبار عمر بن عبد العزیز، ص ۳۰۴، حدیث: ۱۷۱۸ دار الغد الجدید قاھرہ مصر

www.dawateislami.net

”مَنی پلانٹ“ نامی پودا چوری کر کے لگانا کیسا؟

سُوال: ”مَنی پلانٹ“ نامی پودے کے بارے میں مشہور ہے کہ اگر یہ چوری کر کے لگایا جائے تو یہ جلدی بڑا ہوتا ہے، کیا یہ دُرست ہے؟ (سوشل میڈیا کا سُوال)

جواب: میں نے پہلی بار یہ سُنا ہے، ہو سکتا ہے شیطان نے یہ ٹوٹکا چلایا ہو کہ کسی کا چُرا کر لگاؤ تو جلدی بڑھے گا اور اگر خرید کر لگاؤ تو جلدی نہیں بڑھے گا۔ یاد رکھیے! چوری تو چوری ہے لہٰذا چوری نہ کی جائے اور بھلے نہ بڑھے مگر حق حلال کا پودا لگانا چاہیے۔ یہ کیسا مشہور ہے کہ آج میں نے پہلی بار سُنا ہے اور میرے قریب بیٹھے ہوئے مفتی صاحب نے بھی پہلی بار سُنا ہے تو یہ ”جنگل میں مور ناچا کس نے دیکھا“ کی طرح ہے۔

غَلَط پارکنگ کرنا بھی حقوقِ عامہ تلف کرنا ہے

سُوال: اگر غَلَط جگہ پارکنگ کی اور لوگوں کو تکلیف ہوئی تو کیا یہ بھی حقوقِ عامہ تلف کرنا کہلائے گا؟[1]

جواب: جی ہاں! اگر غَلَط جگہ پارکنگ کی اور لوگوں کو تکلیف ہوئی تو یہ بھی حقوقِ عامہ تلف کرنا کہلائے گا۔ ہمارے یہاں پارکنگ کے بہت زیادہ مَسائل ہیں، اگرچہ غَلَط پارکنگ پر پابندی ہے لیکن غَلَط پارکنگ اسی صورت میں رُکے گی جبکہ اس کا

مدینہ

1 ...... یہ سُوال اور اس کے بعد والے پانچ سوالات شعبہ فیضانِ مَدَنی مذاکرہ کی طرف سے قائم کیے گئے ہیں جبکہ جوابات امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے عطا فرمودہ ہی ہیں۔ (شعبہ فیضانِ مَدَنی مذاکرہ)

www.dawateislami.net

نِعْمَ الْبَدَل موجود ہو، میں نے باہر ممالک میں دیکھا ہے کہ اگر کسی نے غَلَط پارکنگ کر لی تو پولیس والا آئے گا، ڈانٹے گا نہیں بلکہ سلام کرے گا اور سلام کے عِلاوہ کچھ بولے بغیر پرچہ کاٹ کر گاڑی میں رکھ دے گا اور چلا جائے گا۔ اب جب اُس نے پرچہ کاٹ دیا تو یہ Payment (یعنی رَقم ادا) کرنا پڑے گی آج نہیں تو سال بھر کے بعد جب لائسنس Renew (یعنی نیا) کروانے کے لیے جائیں گے تو چونکہ وہاں کمپیوٹرائز نظام ہوتا ہے اس لیے Payment کرنا پڑے گی۔ اس سے خلاصی کی کوئی صورت نہیں ہے، اگرچہ ہمارے یہاں (یعنی اَحناف کے نزدیک) مالی جُرمانہ جائز نہیں ہے۔[1]

وہاں پارکنگ پلازے بنے ہوتے ہیں جن میں گاڑیاں رُکتی ہیں اور پارکنگ کرنے پر کچھ رَقم بھی لی جاتی ہے۔ پھر وہاں رات کا قانون الگ ہے اور دِن کا الگ۔ میں نے عرب اَمارات میں یہ دیکھا ہے کہ وہاں بعض جگہیں ایسی ہیں کہ جہاں رات کے وقت گاڑی کھڑی کر سکتے ہیں اور وہاں میں نے رَمَضانُ الْمُبارک میں یہ دیکھا کہ اِفطار کے وقت جہاں چاہو گاڑی کھڑی کر دو مگر اس کا یہ مطلب نہیں کہ روڈ کے بیچ میں گاڑی کھڑی کر دو بلکہ No Parking والی جگہ پر گاڑی کھڑی کرنے دیتے ہیں تاکہ لوگ اِفطار کر لیں اور نمازِ مغرب پڑھ لیں مگر زیادہ وقت کے لیے کھڑی نہیں رکھ سکتے یہ سہولت فکس وقت کے لیے ہوتی ہے۔

مدینہ

1 ...... فتاویٰ رضویہ، ۱۹/ ۲۶۶ رضا فاؤنڈیشن مرکز الاولیا لاہور

www.dawateislami.net

کیا آپ نے رَبیعُ الآخر شریف کا چاند دیکھا؟

سُوال: کیا آپ نے آج (یعنی ۱۴۴۴ھ سنِ ہجری کے) رَبیعُ الآخر کا چاند دیکھا ہے؟

جواب: مجھے ۲۹ کا چاند نظر نہیں آتا کیونکہ میری نظر اتنی تیز نہیں ہے مگر آج اللہ کی رَحمت سے غوثِ پاک کا صَدقہ مِل گیا اور مجھے چاند نظر آ گیا۔ ۲۹ کا چاند بہت باریک ہوتا ہے اس لیے میں تذَبذُب میں تھا کہ کہیں چاند دیکھنے میں مجھے دھوکا تو نہیں ہوا کیونکہ مجھے ۲۹ کا چاند نظر آتا ہی نہیں ہے مگر اسلامی بھائی اس کی مووی بنا کر لے آئے۔

واہ کیا مَرتبہ اے غوث ہے بالا تیرا

سُوال: اِس شعر کا کیا مَطلب ہے؟

واہ کیا مَرتبہ اے غوث ہے بالا تیرا
اونچے اونچوں کے سروں سے قدم اعلیٰ تیرا (حدائقِ بخشش)

جواب: ”واہ کیا مَرتبہ اے غوث ہے بالا تیرا“ یعنی اے میرے مُرشِد! اے میرے غوثِ پاک! آپ کی بھی کیا شان ہے! کیا مقام ہے! اور کیا مَرتبہ ہے! آپ کا مَرتبہ بڑا اُونچا ہے۔ ”اونچے اونچوں کے سروں سے ہے قدم اعلیٰ تیرا“ یعنی اے میرے غوثِ پاک! آپ کا سرِ مُبارک نہیں بلکہ قدمِ مُبارک اُونچے اونچوں سے اعلیٰ ہے۔ یہاں ”اونچے اُونچوں“ سے مُراد اَولیائے کِرام رَحِمَھُمُ اللّٰہُ السَّلَام ہیں، اَنبیائے کِرام عَلَیۡہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام اور صَحابۂ کِرام عَلَیۡہِمُ الرِّضْوَان مُراد

www.dawateislami.net

نہیں ہے۔ اَولیائے کِرام رَحِمَہُمُ اللہُ السَّلَام میں غوثِ پاک عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ الرَّزَّاق کا بہت اعلیٰ مقام و مَرتبہ ہے۔

غوثِ پاک کی کرامت

سُوال: سُنا ہے کہ غوثِ پاک عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ الرَّزَّاق اپنی والدۂ ماجدہ کے پیٹ میں ہی والدۂ ماجدہ کی چھینک کا جواب دیتے تھے؟

جواب: جی ہاں۔ میرے غوثِ پاک عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ الرَّزَّاق جب اپنی ماں کے پیٹ میں تھے تو جب آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ کی امی جان کو چھینک آتی اور وہ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ کہتیں تو آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ اپنی امی جان کے پیٹ میں جواباً یَرْحَمُكِ الله کہتے۔[1] آج کل تو بڑے بڑوں کو یَرْحَمُكَ الله کہنا نہیں آتا ہو گا۔ چھینک کے جواب میں عورت کے لیے یَرْحَمُكِ الله اور مَرد کے لیے یَرْحَمُكَ الله کہیں گے۔ میرے مُرشِد غوثِ پاک عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ الرَّزَّاق ماں کے پیٹ میں بھی مَسائل جانتے تھے کیونکہ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ پیدائشی ولی تھے۔

ہماری حالت یہ ہے کہ ہمیں چھینک آنے پر کیا کرنا ہے اور چھینک کا جواب سُن کر کیا کرنا ہے کچھ بھی پتا نہیں ہوتا اور ہماری غالِب اَکثریت چھینک پر اَلْحَمْدُ لِلّٰہ نہیں کہتی حالانکہ یہ سُنَّت ہے بلکہ چھینک آنے پر اللہ کی حمد کرنے یعنی اَلْحَمْدُ لِلّٰہ کہنے کو تفسیر خزائنُ العِرفان میں طَحطاوی کے حوالے سے سُنَّتِ مُؤکدہ

مدینہ

1 ...... الحقائق فی الحدائق، ص ۱۳۹ ماخوذاً مکتبہ اویسیہ رضویہ بہاولپور

www.dawateislami.net

لکھا ہے۔[1] تجربہ ہے کہ بعض لوگ ایسے ہوتے ہیں جن کی چھینک آنے پر اَلْحَمْدُ لِلّٰہ نہ کہنے کی عادت پکی ہو جاتی ہے اگر انہیں بار بار بولو تب بھی وہ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ نہیں کہتے۔ چھینک کا جواب دینا اتنی آواز سے کہ چھینکنے والا سُن لے واجب ہے اگر کوئی نہیں دے گا تو گناہ گار ہو گا۔[2] مگر لوگ جواب نہیں دیتے اور نہ ہی اُنہیں اس کے بارے میں پتا ہوتا ہے۔ میرے مُرشِد غوثِ پاک عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ الرَّزَّاق کو ماں کے پیٹ میں بھی چھینک کے جواب کا پتا تھا حالانکہ آپ رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ پر یہ واجب بھی نہیں تھا کہ نابالغ پر واجب نہیں ہوتا، نابالغ ہی کیا غوثِ پاک عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ الرَّزَّاق تو ابھی ماں کے پیٹ میں ہی تھے، یہ غوثِ پاک عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ الرَّزَّاق کی کرامت تھی اور اللہ پاک کی طرف سے یہ بتانا تھا کہ آنے والا کوئی عام شخص نہیں بلکہ ولیوں کا سردار ہے۔ بہر حال جب چھینک آئے تو اَلْحَمْدُ لِلّٰہ کہنا چاہیے اور جو مسلمان اَلْحَمْدُ لِلّٰہ سُنے تو اس پر ”یَرْحَمُکَ اللہ“ کہنا واجب ہو جائے گا۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ کہنا افضل دُعا ہے

حمد بیان کرنے کے لیے اَلْحَمْدُ لِلّٰہ کہنا نہایت ہی جامع ہے اور اس کے بارے میں حدیثِ پاک میں فرمایا گیا: اَفْضَلُ الدُّعَاءِ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ یعنی اَفضل دُعا اَلْحَمْدُ لِلّٰہ

مدینہ

1 ...... خزائن العرفان، پ۱، الفاتحہ، تحت الآیۃ: ۱، ص ۳ مکتبۃ المدینہ باب المدینہ کراچی

2 ...... ردالمحتار، کتاب الحظر والاباحۃ، فصل فی البیع، ۹/ ۶۸۳ ملتقطاً دار المعرفۃ بیروت

www.dawateislami.net

کہنا ہے۔[1] بہتر یہ ہے کہ چھینکنے والا اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْن یا اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی کُلِّ حَال کہے اور سننے والے پر واجب ہے کہ فوراً ''یَرْحَمُكَ الله یعنی الله تجھ پر رحم فرمائے'' کہے اور یہ اتنی آواز سے کہے کہ چھینکنے والا سُن لے فقط دِل میں یَرْحَمُكَ الله کہنا کافی نہیں ہے۔[2] جواب سُن کر چھینکنے والا ''یَغْفِرُ اللهُ لَنَا وَلَكُمْ یعنی الله پاک ہماری اور تمہاری مغفرت فرمائے۔'' یا ''یَهْدِيْكُمُ اللهُ وَيُصْلِحُ بَالَكُمْ یعنی الله پاک تمہیں ہدایت دے اور تمہارا حال دُرست کرے'' کہے۔[3] اور یہ کہنا اس کے لیے مُسْتَحَب یعنی ثواب کا کام ہے۔[4] اگر نہیں کہے گا تو گناہ گار نہیں ہو گا۔ اگر ان دو دُعاؤں میں سے کوئی بھی ایک دُعا کہہ لے گا تو مُسْتَحَب ادا ہو جائے گا۔

مدرسۃُ المدینہ برائے بالِغان کا فیضان

سُوال: یہ اتنی ساری دُعائیں کہاں سے سیکھی جائیں؟

جواب: اگر عاشقانِ رَسول کے ہمراہ مَدَنی قافلوں میں سفر کرتے رہیں گے تو اِنْ شَآءَ الله عَزَّوَجَلَّ یہ دُعائیں سیکھ جائیں گے۔ اِسی طرح دعوتِ اسلامی کے زیرِ اِہتمام مدرسۃُ المدینہ برائے بالِغان جو عموماً ہمارے یہاں رات میں لگائے جاتے ہیں

مدینہ

1 ...... ترمذی، کتاب الدعوات، باب ما جاء ان دعوة المسلم مستجابة، ۲۴۸/۵، حدیث: ۳۳۹۴ دار الفکر بیروت

2 ...... ردالمحتار، کتاب الحظر والاباحة، فصل فی البیع، ۶۸۳/۹–۶۸۴ ماخوذاً

3 ...... فتاویٰ ہندیہ، کتاب الکراھیة، الباب السابع فی السلام...الخ، ۳۲۶/۵ دار الفکر بیروت

4 ...... ملفوظات اعلیٰ حضرت، ص۳۲۰ مکتبۃ المدینہ باب المدینہ کراچی

www.dawateislami.net

جن کا دورانیہ تقریباً 63 منٹ کا ہوتا ہے، اُمّید ہے کہ ان میں بھی یہ دُعائیں سکھائی جاتی ہوں گی اور ان کے ساتھ ساتھ دُرُست طریقے سے قرآنِ کریم پڑھنا بھی سکھایا جاتا ہے، مدرسۃُ المدینہ بَرائے بالِغان میں شرکت کریں گے تو اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ یہ دُعائیں سیکھنے میں کامیاب ہو جائیں گے۔

تاجر بھی مدرسۃُ المدینہ بالِغان میں شرکت کریں

تاجروں کو بھی اپنے اپنے علاقوں کے مدرسۃُ المدینہ برائے بالغان میں شرکت کرنی چاہیے اور یہ اپنی دُکانوں پر بھی 63 منٹ کے لیے مدرسۃُ المدینہ بَرائے بالِغان کا اِہتمام کر سکتے ہیں۔ سیٹھ کو چاہیے کہ وہ اپنے ملازمین کو بھی مدرسۃُ المدینہ بَرائے بالِغان میں شرکت کی اِجازت دے کیونکہ جس ملازم کا وقت کا اِجارہ ہے وہ اِجارہ وقت کے دَوران اَپنی مرضی سے مدرسۃُ المدینہ بَرائے بالِغان میں نہیں پڑھ سکتا البتہ اگر سیٹھ اِجازت دے تو پڑھ سکتا ہے۔ اگر دوسرا ملازم کہے کہ تم مدرسۃُ المدینہ بالِغان میں پڑھ لو تمہارے حِصّے کا کام میں سنبھال لوں گا تب بھی اس کا پڑھنا جائز نہیں ہو گا۔ ہاں اگر سیٹھ نے ایک ملازم سے کہا کہ تم دوسرے ملازم کو کہہ دو کہ میں تمہارے حِصّے کا کام سنبھال لوں گا تو اب اگر ملازمین خوش دِلی کے ساتھ باری باری ایسا کرتے ہوں تو کوئی مُضایقہ نہیں۔

حضورِ غوثِ پاک کی وِلادت کب ہوئی؟

سُوال: حضورِ غوثِ پاک عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ الرَّزّاق کی وِلادتِ مُبارکہ کب ہوئی؟

www.dawateislami.net

جواب: میرے مُرشِد، حضورِ غوثِ پاک عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الرَّزّاق رَمَضَانُ الْمُبارک کی پہلی تاریخ کو پیر کے دِن صُبحِ صادِق کے وقت دُنیا میں جلوہ گر ہوئے اور اس وقت آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ کے ہونٹ آہستہ آہستہ ہل رہے تھے اور زبان پر ”اللہ، اللہ“ جاری تھا۔[1] آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ کی وِلادت چونکہ رَمَضَانُ الْمُبارک میں ہوئی اس لیے آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ نے پہلے دِن سے ہی روزہ رکھا۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ سحری سے لے کر اِفطار تک یعنی صبحِ صادِق سے لے کر غروبِ آفتاب تک اپنی اَمّی جان رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہَا کا دُودھ نہ پیتے تھے۔ چنانچہ سَیِّدُنا غوثُ الثَّقَلَیْن، شیخ عبدُ القادِر جِیلانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی کی والدۂ ماجدہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہَا فرماتی ہیں: جب میرا بیٹا عبدُ القادر پیدا ہوا تو رَمضان شریف میں دِن بھر دُودھ نہ پیتا تھا۔[2]

غوثِ اعظم متقی ہر آن میں
چھوڑا ماں کا دُودھ بھی رَمَضان میں

کیا جنّت میں والدین بھی ساتھ ہوں گے؟

سُوال: کیا جنّت میں والدین بھی ہمارے ساتھ ہوں گے؟

جواب: اگر والدین اِیمان پر دُنیا سے رُخصت ہوئے اور اَولاد بھی اِیمان پر رُخصت

مدینہ

1 ...... الحقائق فی الحدائق، ۱۳۹

2 ...... بهجة الاسرار، ذکر نسبه وصفته رضی الله عنه، ص ۱۷۲ دار الکتب العلمیه بیروت

www.dawateislami.net

ہوئی تو پھر جنّت میں ہی جانا ہے اور جنّت میں سب اکٹھے رہیں گے۔اِسی طرح میاں بیوی اگر دونوں جنّت میں گئے تو دونوں اکٹھے رہیں گے۔(1)

نکاح پڑھانے پر اُجرت لینے کا شرعی حکم

سُوال: نکاح پڑھانے پر اُجرت لینا کیسا ہے؟(سوشل میڈیا کا سُوال)

جواب: نکاح پڑھانے پر اُجرت لینا جائز ہے۔(2)

اَندازے سے بِریانی بیچنا کیسا؟

سُوال: بِریانی کی پلیٹ تول کے بجائے اَندازے سے بیچنا کیسا ہے؟

جواب: ہمارے یہاں عُرف یہ ہے کہ بِریانی کی ایک پلیٹ بھر کر دے دیتے ہیں اور یہ نہیں بولتے کہ ہم اتنے وزن کی دیں گے، البتہ اگر ٹھیلوں پر وزن کے اِعتبار سے بِریانی بِکتی ہو تو بیچنے والے اَندازے سے نہیں دے سکتے۔ مثلاً اگر یہ طے ہے کہ وزن کے اِعتبار سے فروخت ہوتی ہے اور پھر آپ ریڑھی پر گئے اور کہا: 100 گرام یا 250 گرام بریانی دے دو تو اب اگر ریڑھی والا اَندازے سے بھر کر دے رہا ہے تو یہ جائز نہیں ہے۔

(**امیرِ اہلسنّت** دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے قریب بیٹھے ہوئے مفتی صاحب نے فرمایا:) عموماً یہی ہوتا ہے کہ پلیٹ کے حِساب سے بِریانی بِکتی ہے مگر لوگوں کو یہ معلوم نہیں

---

1. معجم صغیر، باب العین، من اسمہ عبد اللہ، ۱/۲۲۹، حدیث: ۵۶۱ ماخوذاً دار الکتب العلمیۃ بیروت
2. فتاویٰ امجدیہ، ۳/۲۷۹ مکتبہ رضویہ باب المدینہ کراچی

www.dawateislami.net

ہوتا کہ پلیٹ میں کتنی بَریانی آتی ہے البتہ انہیں ریٹ کا پتا ہوتا ہے۔(امیرِ اہلسنَّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے فرمایا:) پلیٹ میں بھی چالاکی ہوتی ہے وہ یہ کہ میں نے کسی دور میں دیکھا تھا کہ چائے کے کپ کے ساتھ جو پلیٹ ہوتی ہے اُسے بَریانی کی پلیٹ کے اندر اُلٹی کر کے رکھتے ہیں اور پھر اس پر بَریانی ڈالتے ہیں اور اس کو جماتے ہیں جس کے باعث بندہ سمجھتا ہے کہ بَریانی سے پلیٹ بھری ہوئی ہے اور جب یہ کھاتا ہے تو نیچے سے پلیٹ نکلتی ہے۔اب ہو سکتا ہے اَنداز بدل گیا ہو مگر پہلے یہ انداز تھا۔اِس صورت میں جیسے ہم کو پتا ہوتا تھا کہ اندر سے پلیٹ نکلے گی اِسی طرح اگر گاہک کو بھی پتا ہے کہ پلیٹ نکلے گی اور دینے والے کو بھی پتا ہے تو جائز ہے اور اگر گاہک کو پتا نہیں ہے اور اس کو بیچنے والے نے بَریانی کی پلیٹ دِکھائی کہ دیکھو تمہیں اتنی ساری بَریانی ملے گی تو یہ دھوکا ہوگا لہٰذا بیچنے والوں کو چاہیے کہ گاہکوں کو بتا دیں کہ خوبصورتی لانے کے لیے بَریانی کی پلیٹ کے اندر چائے کی پلیٹ رکھی ہوئی ہے۔پہلے اِس طرح ہوتا میں نے دیکھا تھا اب شاید ایسا نہ ہوتا ہو گا کیونکہ New Generation(یعنی نئی نسل) کو اس کے بارے میں پتا ہی نہیں ہے۔

سَفرِ بغداد کا تذکرہ

سُوال: آپ نے کب اور کتنی بار بغداد شریف حاضِری دی؟ نیز اپنے سفرِ بغداد کا تذکرہ بھی بیان فرما دیجیے۔

www.dawateislami.net

جواب: اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ مجھے دو بار سفرِ بغداد کی سعادت میسر آئی۔ بغداد شریف کے ساتھ ساتھ کربلا شریف، نَجفِ اَشرف، کوفہ اور ایک تاریخی مقام بعقوبہ میں بھی حاضِری ہوئی۔ پھر قومِ لوط پر جہاں عذاب نازل ہوا تھا عبرت کے لیے ہم وہ جگہ بھی دیکھنے گئے تھے، یہ جگہ عراق شریف میں ہے اور وہاں ان کے پُرانے بتوں کے نقشے بھی بنے ہوئے تھے، شاید میں نے ایک بُت پر تھوکا بھی تھا۔ قومِ لوط کے ٹوٹے پھوٹے آثار تھے اور ایک جگہ نَمرود کا بھی بہت بڑا بُت بنا ہوا تھا جس کے بارے میں ہمیں سیر کروانے اور زیارتیں کروانے کے لیے لے جانے والوں نے بتایا تھا۔ حقیقت میں یہ زیارت گاہیں نہیں بلکہ عبرت گاہیں تھیں کہ جہاں دیکھو ٹوٹا پھوٹا تھا اور ان کا کوئی پُرسانِ حال نہیں تھا، شاید نمرود نامی بُت کے منہ پر بھی میں نے تھوکا تھا، جس بُت کے بارے میں ہمیں بتایا گیا کہ یہ نمرود کا بُت ہے اس کی بڑی بڑی داڑھی تھی، بہت بڑا سر تھا اور شیر کی طرح بنا ہوا تھا۔ یہ بہت پُرانی باتیں ہیں اس لیے صحیح طرح یاد بھی نہیں ہے۔ شرعی مسئلہ یہی ہے کہ وہاں اللہ کے عذاب سے پناہ مانگتے ہوئے جلدی جلدی گزر جائے۔[1]

کیا جہنم میں سردی کا بھی عذاب ہوگا؟

سُوال: آج کل سردی کا موسم ہے تو کیا جہنم میں سردی کا بھی عذاب ہوگا؟

مدینہ

1 ...... شرح الزرقانی علی المواهب اللدنية، ثم غزوة تبوك، ۴/ ۸۵ دار الکتب العلمیة بیروت

www.dawateislami.net

جواب: جہنم میں "زَمْہَرِیْر" نامی ایک طبقہ ہے جس میں ٹھنڈک کا عذاب ہے۔ اس میں اتنی شدید ٹھنڈک ہو گی کہ جب کافر کو اس میں ڈالا جائے گا تو ٹھنڈک سے اس کے ٹکڑے ٹکڑے ہو جائیں گے۔[1] اب خُدا جانے کہ وہاں کتنی سخت ٹھنڈک ہو گی یہاں تو ہم برف باریاں سنتے رہتے ہیں اور سردی میں بندے گھوم پھر رہے ہوتے ہیں تو یہ ٹھنڈک کم ہے اَصل ٹھنڈک "زَمْہَرِیْر" کی ہو گی جو واقعی اِیذا دینے والی ٹھنڈک ہو گی اللہ تعالیٰ ہم سب مسلمانوں کو اس سے محفوظ رکھے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

قرآنِ پاک سے پیری مُریدی کا ثبوت

سُوال: کیا غوثِ پاک کا مُرید ہونا قرآنِ پاک سے ثابت ہے؟

جواب: وسیلہ تلاش کرنا قرآنِ پاک سے ثابت ہے جیسا کہ پارہ 6 سورۂ مائدہ کی آیت نمبر 35 میں اِرشادِ رَبُّ الْعِباد ہے: ﴿یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَ ابْتَغُوْۤا اِلَیْهِ الْوَسِیْلَةَ﴾ (پ۶، المائدۃ: ۳۵) ترجمۂ کنز الایمان: " اے ایمان والو اللہ سے ڈرو اور اسکی طرف وسیلہ ڈھونڈو۔" اِس آیتِ مُبارکہ کو عُلَمائے حق نے کسی کو پیر بنانے کی دَلیل بنایا ہے۔ ظاہر ہے پیر خُدا یا نبی نہیں ہوتا بلکہ جس کو ہم پیر بناتے ہیں وہ ہمیں اللہ پاک کی بارگاہ میں پہنچانے والا ایک وسیلہ اور ذَریعہ ہوتا ہے تو اِن معنوں پر

مدینہ

[1] ...... عمل الیوم و اللیلۃ، باب مایقول اذا کان یوم شدید الحر او شدید البرد، ص۱۳۶، حدیث: ۳۰۷ الشرکۃ الجزائریۃ اللبنانیۃ

www.dawateislami.net

قرآن سے ثابت ہے۔ سرکار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے بھی مختلف مواقع پر بَیْعَتیں لی ہیں جیسے بَیْعَتِ رِضوان یہ بہت مشہور بَیْعَت ہے، جو تھوڑی بہت معلومات رکھتا ہے اِسے بَیْعَتِ رِضوان کے بارے میں معلوم ہوتا ہے۔ اِسی طرح بعض مواقع پر آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے کسی سے اِس بات پر بَیْعَت لی کہ وہ کسی سے سُوال نہیں کریں گے۔ [1] اور کسی سے یوں بَیْعَت لی کہ دُنیا سے دُور رہیں گے۔ اِس طرح کی بَیْعَتوں کا ذِکر اَحادیثِ مُبارَکہ میں موجود ہے۔

زمانۂ قدیم سے بیعت کا سِلسِلہ جاری ہے

بُزرگانِ دِین رَحِمَھُمُ اللہُ الْمُبِیْن سے بَیْعَت کا سِلسِلہ قدیم زمانے سے چلا آرہا ہے، یہاں تک کہ ہمارے مُرشِد غوثِ پاک عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ الرَّزَّاق مشہور بزرگ ہیں اور آپ رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ کی بزرگی کا اِنکار شاید کوئی بھی نہیں کرے گا مگر آپ رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ کے بھی پیر صاحب تھے جن کا نام حضرتِ سَیِّدُنا شیخ ابو سعید مُبارَک مَخزومی عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ الْقَوِی ہے۔ [2] غوثِ پاک عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ الرَّزَّاق کے بہت سے خلیفہ تھے، جن میں حضرتِ سَیِّدُنا شیخ علی بن ہیتی عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ الْقَوِی سب سے پہلے خلیفہ تھے، ان کے علاوہ بھی آپ رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ کے بہت سے

مدینہ

1 ...... جن صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان سے سُوال نہ کرنے کی بیعت لی گئی تھی ان میں سے ایک حضرتِ سَیِّدُنا عوف بن مالِک رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ بھی تھے۔

(ابوداود، کتاب الزکاۃ، باب کراھیۃ المسألۃ، ۲/ ۱۶۹، حدیث: ۱۶۴۲ ماخوذاً دار احیاء التراث العربی بیروت)

2 ...... تذکرۂ مشائخ قادریہ، ص۹۶ نوری کتب خانہ مرکز الاولیا لاہور

www.dawateislami.net

خُلَفا تھے، پھر اِن خُلَفا کے بھی آگے خُلَفا تھے تو یوں آج تک قادری سِلسِلہ چلا آرہا ہے۔ غوثِ پاک عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللّٰہِ الرَّزّاق سے آگے چلیں تو شیخ ابو سعید مُبارَک مَخزومی عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی غوثِ پاک عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللّٰہِ الرَّزّاق کے پیر تھے، پھر آگے ان کے بھی پیر صاحب تھے، یہاں تک کہ مشہور بزرگ حضرتِ سَیِّدُنا جُنید بغدادی عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللّٰہِ الْہَادِی بھی ہمارے پیروں میں سے ہیں، اِسی طرح حضرتِ سَیِّدُنا شیخ مَعْرُوف کَرخی عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی اور حضرتِ سَیِّدُنا سری سقطی عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی بھی ہمارے پیروں میں سے ہیں، ہمارے غوثِ پاک عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللّٰہِ الرَّزّاق کے مَشائخ سے اِس طرح سِلسِلہ چلتا چلتا حضرتِ سَیِّدُنا اِمام زینُ الْعابِدین عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللّٰہِ الْمُبِیْن تک پہنچتا ہے اور پھر ان کے پیر صاحب حضرتِ سَیِّدُنا امام حسین رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ ہیں اور پھر ان کے والدِ محترم مولا مشکل کشا حضرتِ سَیِّدُنا عَلِیُّ الْمُرتَضٰی شیرِ خُدا کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم ان کے پیر ہیں اور پھر مولا مشکل کشا رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سرکار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے خلیفہ تھے تو یہ سلسلے کی صورت میں کڑی سے کڑی ملی ہوئی ہے، اِس کا اِنکار بزرگوں نے نہیں کیا اب بھی اُمّت کی غالِب بلکہ اَغلب اور اَکثریت اس چیز کو مانتی ہے۔

عرب دُنیا میں پیری مُریدی

سُوال: کیا عرب میں بھی پیری مُریدی ہوتی ہے؟

جواب: جی ہاں! عرب دُنیا میں بھی پیری مُریدی کافی ہے۔ آپ مَکَّۂ مکرَّمہ اور مدینۂ

www.dawateislami.net

مُنَوَّرہ زَادَھَا اللہُ شَرَفًاوَّ تَعْظِیْمًا چلے جائیں وہاں بھی آپ کو مَشائخ ملیں گے۔ اگر آپ کو نہ بھی ملیں مگر مجھے پتا ہے کہ وہاں بزرگوں کے سلسلے ہیں۔ سَیِّدی قطبِ مدینہ (حضرتِ مولانا ضیاءُ الدِّین احمد مَدَنی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْغَنِی) کون تھے؟ یہ مدینۂ مُنَوَّرہ زَادَھَا اللہُ شَرَفًاوَّ تَعْظِیْمًا کے رہنے والے ہی تو تھے اور یہ بہت بڑے پیر صاحب تھے، میرے جیسے ہزاروں لاکھوں ان کے غُلام اور ان کے قدموں کی خاک ہیں تو یوں دُنیا بھر میں مَشائخ کا سلسلے موجود ہیں۔ آپ انڈونیشیا، سوڈان، مِصر، شام، اُردن اور یمن شریف جہاں چلے جائیں ہر جگہ آپ کو یہ پیری مُریدی ملے گی مگر ظاہر ہے کہ جہاں بہترین کوٹھی یا بنگلہ ہو وہاں واش روم تو ہوتا ہی ہے تو اِس طرح بعض واش روم چھاپ لوگ بھی ہوتے ہیں جو سِلسِلوں سے متعلق بے تکی باتیں کر رہے ہوتے ہیں۔ اللہ کریم سب کو عقلِ سلیم عطا فرمائے۔

اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

فرشتوں کو اللہ پاک کی بیٹیاں کہنا کیسا؟

سُوال: فرشتوں کو اللہ پاک کی بیٹیاں کہنا کیسا؟

جواب: فرشتوں کو اللہ پاک کی بیٹیاں کہنا خالص کُفر ہے۔[1] یہ کہنے والا مُرتد ہو جائے گا اور اس کا اِیمان چلا جائے گا اگر شادی شُدہ ہے تو نکاح بھی ٹوٹ جائے گا، اب وہ توبہ کر کے ایمان لائے اور نئے سرے سے نکاح کرے۔

مدینہ

1 ...... کفریہ کلمات کے بارے میں سوال جواب، ص ۳۱۱ مکتبۃ المدینہ باب المدینہ کراچی

www.dawateislami.net

کیا فرشتوں میں رَسول ہوتے ہیں؟

سُوال: کیا فرشتوں میں رَسول بھی ہوتے ہیں؟[1]

جواب: جی ہاں! فرشتوں میں بھی رَسول ہوتے ہیں جن میں حضرتِ سَیِّدُنا جِبریلِ امین، حضرتِ سَیِّدُنا میکائیل، حضرتِ سَیِّدُنا اِسرافیل اور حضرتِ سَیِّدُنا عزرائیل عَلَیۡہِمُ السَّلَام رَسول ہیں۔[2] یہ چاروں دِیگر ملائکہ سے افضل ہیں حتّٰی کہ حاملانِ عرش کی فضیلت بھی ان کے بعد ہے۔[3] البتہ فرشتوں میں رَسول ہونے کا یہ مطلب نہیں کہ مَعَاذَ اللہ عَزَّوَجَلَّ ان میں ایمان کے مَسائل ہوتے ہیں یا ان کو ایمان کی دعوت دینی پڑتی ہے یا گناہوں سے روکنا پڑتا ہے بلکہ فرشتے مَعۡصُوم ہوتے ہیں۔

گیارھویں شریف کب سے مَنائی جارہی ہے؟

سُوال: سب سے پہلے گیارھویں شریف کس نے مَنائی اور اِس کا اِہتمام کرنے سے کیا فَوائد حاصِل ہوتے ہیں؟ (سوشل میڈیا کا سُوال)

جواب: ہم نے جب سے آنکھ کھولی ہے گیارھویں، بارھویں اور خواجہ صاحب کی چھٹی کا تذکرہ سُنا ہے۔ اِس کا مَطلب یہ ہوا کہ یہ سِلسلہ ہماری پیدائش سے بھی پہلے کا

---

1 ...... یہ سُوال شعبہ فیضانِ مَدَنی مذاکرہ کی طرف سے قائم کیا گیا ہے جبکہ جواب امیرِ اہلسنّت دَامَتۡ بَرَکَاتُہُمُ الۡعَالِیَہ کا عطا فرمودہ ہی ہے۔ (شعبہ فیضانِ مَدَنی مذاکرہ)

2 ...... المحرر الوجیز، پ ۲۲، فاطر، تحت الآیۃ، ۴/۴۲۸ دار الکتب العلمیۃ بیروت

3 ...... فتاویٰ رضویہ، ۲۹/۳۵۲ ماخوذاً

www.dawateislami.net

چلا آرہا ہے۔ پہلے کی بڑی بوڑھی عورتوں کی غوثِ پاک رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ سے عقیدت کا یہ عالَم تھا کہ وہ کہا کرتی تھیں کہ جا بیٹا تو غوثِ پاک رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ کے حوالے۔ اب نہ جانے اِس طرح کے جملے بولے جاتے ہیں یا نہیں؟ کیونکہ پہلے کے لوگوں کے دِلوں میں زیادہ عقیدت تھی۔ اب بہت سے شر پسند عناصر پیدا ہو گئے ہیں جو طرح طرح کی باتیں کر کے لوگوں کے ذہنوں میں وَسوسے ڈالتے ہیں۔ گزشتہ دور میں ایسے لوگ نہیں تھے تو لوگ غوثِ پاک رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ کو بہت مانتے تھے، آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ سے محبت کرتے اور دھوم دھام سے آپ کی گیارھویں شریف کا اِہتمام کیا کرتے تھے۔ ایک دور تھا کہ ہم لوگ بھی ہر ماہ گیارھویں شریف مَناتے اور گھروں میں گیارھویں شریف کی نیاز ہوتی تھی۔ اب بھی مجھے چاند کی گیارھویں تاریخ یاد آجاتی ہے تو میں گیارھویں شریف کی نیاز کا اِہتمام کر لیتا ہوں۔

یاد رَکھیے! گیارھویں شریف مَنانا ثواب کا کام ہے اگر ہم اللہ پاک کی رضا کے لیے گیارھویں شریف کے موقع پر اِیصالِ ثواب کریں گے تو محروم نہیں رہیں

گے۔ جیسے ہم اگر اپنے سے چھوٹے کو کچھ تحفہ دیں تو وہ بھی ہمیں اپنی حیثیت کے مُطابق کچھ نہ کچھ دے گا یوں ہی اگر ہم کسی بڑے کو کوئی تحفہ پیش کریں گے تو وہ بھی اپنی حیثیت کے مُطابق دے گا۔ اِسی طرح جب ہم غوثِ پاک عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللّٰہِ الرَّزَّاق کو کوئی تحفہ دیں گے تو وہ ہمیں کیوں کر محروم فرمائیں گے کہ غوثِ پاک عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللّٰہِ الرَّزَّاق سب بڑوں سے بڑے اور ولیوں کے سردار ہیں۔

گیارھویں شریف کی نیت سے عطیات میں رَقم ملانا کیسا؟

سُوال: کیا مَدَنی عطیات بکس میں گیارھویں شریف کی نیت سے رَقم ڈال سکتے ہیں؟

جواب: جی ہاں! مَدَنی عطیات میں گیارھویں شریف یعنی غوثِ پاک عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللّٰہِ الرَّزَّاق کے اِیصالِ ثواب کی نیت سے رَقم ڈال سکتے ہیں بلکہ غوثِ پاک عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللّٰہِ الرَّزَّاق کے اِیصالِ ثواب کی نیت سے رَقم ڈالیں گے تو ثواب بڑھ جائے گا۔ البتہ اِس میں زکوٰۃ کی رَقم نہیں ڈال سکتے۔

عطیات بکس میں کتنی رَقم ڈالی جائے؟

سُوال: مَدَنی عطیات بکس میں کتنے پیسے ڈالنے چاہئیں؟

جواب: اگر کوئی بغیر لائسنس کے اسکوٹر چلائے اور اسے روک لیا جائے تو اب اس سے کتنے پیسے وُصول کیے جائیں گے؟ پہلے تو 50 یا 100 روپے ہوتے تھے اب شاید 500 یا 1000 ہوں مگر یہ ذہن میں رہے کہ رِشوت دینا حرام ہے۔[1] یہ میں

مدینہ

1 ...... فتاویٰ رضویہ، ۱۸/ ۴۶۹

www.dawateislami.net

نے صِرف ایک مثال دی ہے اللہ کرے اسکوٹر روکنے پر بھی آپ کو کچھ رَقم نہ دینا پڑے۔ لائسنس لازمی ہے بغیر لائسنس کے گاڑی چلانا جائز نہیں کیونکہ اس میں خود کو ذِلّت پر پیش کرنا ہے۔[1] بہر حال جتنی رَقم اس چھوٹی سی غَلَطی پر لی جاتی ہے کم از کم اتنی ہی رَقم روزانہ عطیات بکس میں ڈال دی جائے اگر روزانہ مشکل ہو تو حَسْبِ توفیق رَقم ڈالتے رہیں۔ چاہیں تو ہر پیر شریف کو کچھ نہ کچھ رَقم ڈالیں کہ پیر شریف میرے آقا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا یومِ وِلادت ہے۔[2] اور حضور غوثِ پاک عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ الرَّزَّاق کا بھی یومِ وِلادت ہے۔[3]

روزی میں بَرَکت کا نُسخہ

ماہنامہ فیضانِ مدینہ ربیعُ الآخر ۱۴۴۰ سِنِ ہجری کے Title Page (یعنی سرِ ورق) پر لکھا ہے: تاجر اپنی روزانہ کی بِکری (یعنی Sale) کا ایک فیصد یعنی One Precent جبکہ تنخواہ پانے والا اپنی ہر تنخواہ کی رَقم سے کم از کم دو فیصد یعنی Two precent نکالے اور ماہانہ گیارھویں شریف کی نیاز کرے تو اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ اُس کی روزی میں بَرَکت ہو گی۔ پھر بریکٹ میں لکھا ہے کہ اگر گھر

---

1. کسی ایسے امر کا اِرتکاب جو قانوناً ناجائز ہو، اور جرم کی حد تک پہنچے شرعاً بھی ناجائز ہو گا کہ ایسی بات کے لئے جرمِ قانونی کا مرتکب ہو کر اپنے آپ کو سزا اور ذلت کے لئے پیش کرنا شرعاً بھی روا نہیں۔ (فتاویٰ رضویہ، ۲۰/ ۱۹۲)
2. مسلم، کتاب الصیام، استحباب صیام ثلاثۃ...الخ، ص ۴۵۵، حدیث: ۲۷۴۷
3. الحقائق فی الحدائق، ۱۳۹ ماخوذاً

www.dawateislami.net

میں نیاز کرنے میں رکاوٹ ہو تو کسی بھی نیک کام میں وہ رَقم خرچ کر دیجیے۔[1]

تاجر سے اگر آئل گر جائے تو کیا وہ گناہ گار ہو گا؟

سُوال: تاجر اپنے Customer(یعنی گاہک) کو Oil (یعنی تیل) دے اور کچھ آئل زمین پر گر کر ضائع ہو جائے تو یہ آئل جس میں کچھ ضائع بھی ہو چکا ہے دینا گناہ تو نہیں؟

جواب: اگر تاجِر کے اپنے ہاتھ سے Oil(یعنی تیل) گرا اور Customer (یعنی گاہک) سے طے شُدہ مِقدار میں کمی آ گئی تو یہ کمی تاجِر ہی کو پوری کرنی ہو گی مثلاً 100 گرام دینا طے ہوا اور دیتے وقت تاجِر کے ہاتھ سے 10 گرام گِر کر 90 گرام رہ گیا تو یہ کمی تاجِر ہی پوری کرے گا۔ اگر گاہک کے قبضہ کرنے کے بعد اس کے ہاتھ سے گر جائے چاہے سارا ہی کیوں نہ گرے یہ سب گاہک کا آئل گرنا کہلائے گا تاجِر کا نہیں۔ اب اگر جان بوجھ کر اپنی کوتاہی سے آئل گرایا چاہے تاجِر نے گرایا ہو یا گاہک نے گرانے والا گناہ گار ہو گا۔ اگر خود بخود ہاتھ سے پھسل کر گر گیا تو کوئی بھی گناہ گار نہیں ہو گا۔

ناپاک کپڑوں کو پاک کرنے کا طریقہ

سُوال: ناپاک کپڑوں کو صابن سے دھویا تو کیا وہ پاک ہو جائیں گے؟

مدینہ

[1] یہ شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت حضرتِ علّامہ مولانا ابوبلال محمد الیاس عطار قادری رضوی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کا اپنا ہی قول ہے جو ماہنامہ فیضانِ مدینہ میں شائع ہوا ہے۔ (شعبہ فیضانِ مَدَنی مذاکرہ)

www.dawateislami.net

جواب: ناپاک کپڑے کو پاک کرنے کے لیے صابن شرط نہیں ہے۔ کپڑے پاک کرنے کے مختلف طریقے ہیں، جیسے گاڑھی نجاست کو پاک کرنے کا طریقہ الگ ہے اور جو نجاست نظر نہیں آتی مثلاً پیشاب سوکھ جائے تو نظر نہیں آتا بعض اوقات اس کا دھبا بھی نہیں نظر آتا اسے گاڑھی نجاست نہیں کہا جاتا ایسی نجاست کو دھونے کا طریقہ جُدا ہے۔ کپڑے پاک کرنے کے چند آسان طریقے پیشِ خدمت ہیں:

پہلا طریقہ یہ ہے کہ اگر کپڑے پیشاب زدہ ہو جائیں تو انہیں پانی کے نل کے نیچے رکھ کر ان پر اتنا پانی بہائیں کہ غالِب گمان ہو جائے کہ پانی نجاست کو بہا کر لے گیا ہو گا، اب یہ کپڑے اور ہاتھ وغیرہ سب پاک ہو گئے۔

دوسرا طریقہ یہ ہے کہ نجاست والا کپڑا برتن میں ڈال کر اوپر سے پانی ڈالنا شروع کریں اور کپڑے کو لکڑی یا ہاتھ سے ڈبوئے رکھیں حتّٰی کہ پانی اس برتن سے چھلک کر ایک یا دو ہاتھ یعنی آدھے یا ڈیڑھ گز تک بہہ جائے اب یہ کپڑا، برتن اور جو کچھ پانی میں ہے سب پاک ہو جائے گا جبکہ نجاست کا اثر باقی نہ ہو (اور اس کا ظنِّ غالِب بھی ہو جائے)۔ اگر اب بھی نجاست باقی ہے اور اس کا اثر نظر آرہا ہے تو یہ کپڑا پاک نہیں ہو گا لہٰذا پہلے اس کو (زائل کر کے کپڑا) پاک کر لیں تاکہ اس نجاست کا دھبا ختم ہو جائے پھر اس کپڑے کو برتن میں ڈال کر بیان کردہ طریقے کے مطابق پاک کریں۔ لیکن اس دَوران خیال رکھیں کہ

www.dawateislami.net

آپ کے کپڑے محفوظ رہیں اور کوئی بھی ناپاک چھینٹ ان پر نہ آئے۔

کپڑے صِرف میلے ہوں پھر وسوسہ آئے کہ نجانے یہ پاک ہیں یا ناپاک تو اس طرح کے وساوس پر ہرگز کان نہ دھریں کیونکہ میل جتنا بھی ہو پاک ہوتا ہے، اس کی کالک کو ناپاک نہیں کہیں گے۔ اگر کالک ہی ناپاک ہوتی تو کوئلہ یا کالا عمامہ اور کالے کپڑے کبھی بھی پاک نہ ہوتے حالانکہ یہ سب چیزیں پاک ہیں۔ صِرف کالا رنگ ہونا ناپاکی کی دَلیل نہیں۔ کپڑوں کو پاک کرنے کے حوالے سے مزید معلومات کے لیے مکتبۃُ المدینہ کا شائع کردہ رِسالہ ”کپڑے پاک کرنے کا طریقہ مَع نجاستوں کا بیان“ حاصِل کرکے اس کا مُطالعہ کیجیے۔

نمازِ عصر کے بعد تلاوت کرنا کیسا؟

سُوال: کیا نمازِ عصر کے بعد قرآنِ پاک پڑھ سکتے ہیں؟ (سوشَل میڈیا کا سُوال)

جواب: جی ہاں! نمازِ عصر کے بعد تلاوت کر سکتے ہیں۔ البتہ سورج ڈوبنے سے 20 مِنَٹ پہلے، سورج نکلنے کے 20 مِنَٹ بعد اور نِصفُ النَّہارِ شرعی سے لے کر ظہر کا وقت شروع ہونے تک یہ تین اوقات مکروہ ہیں۔ اگرچہ ان تین اوقات میں تلاوتِ قرآنِ کریم کرنا جائز ہے مگر بہتر یہ ہے کہ ان میں دِیگر اَذکار یا دُرُود شریف پڑھا جائے۔ مگر کوئی ان تین اوقات میں تلاوتِ قرآن کرتا ہے تو گناہ گار نہیں ہو گا۔[1]

---

1 ...... درمختار مع ردالمحتار، کتاب الصلاۃ، ۲/۴۴ ماخوذاً دار المعرفۃ بیروت

www.dawateislami.net

جنات کے اَحکام جاننے والے عالمِ دِین

سُوال: انسانوں کی مَیِّت کو دفنایا جاتا ہے جنات کی مَیِّت کے ساتھ کیا مُعاملہ ہوتا ہے؟

جواب: ایک سانپ کی حِکایت ملتی ہے کہ قافلے والوں نے سفید سانپ کو تڑپتا دیکھا (جب وہ مَر گیا تو) اسے لپیٹ کر دفنا دیا، تو کچھ آوازیں آئیں جن میں شکریہ ادا کیا گیا اور بتایا کہ یہ ایک صحابی جن تھے جو سانپ کی شکل میں ظاہر ہوئے۔[1] بہرحال اب جنات کی تدفین وغیرہ سے متعلق کیا اَحکام ہیں اِس عنوان پر کوئی کتاب دیکھی نہیں جس میں جنات کے مَسائل لکھے ہوں۔ اگر کوئی کتاب ہوئی بھی تو جنوں میں ہی ہو گی جس سے یہ جنات ہی پڑھ سکتے ہوں گے ہم کو یہ نظر نہیں آئے گی۔ ہاں! ایسے مفتی ہوئے ہیں جو جنات کے مَسائل بھی جانتے تھے جیسے حضرتِ سَیِّدُنا امام (ابو حفص عمر بن محمد) نسفی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی "مفتیٔ ثَقَلَیْن" تھے یعنی جنات اور انسان دونوں ہی ان سے فتویٰ لیتے اور مَسائل دَریافت کرتے تھے۔[2] یقیناً حضرتِ سَیِّدُنا امام نسفی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی اتنے بڑے عالِم ہوں گے کہ انھیں جنات کے مَسائل کا بھی عِلم ہو گا۔ فی زمانہ ایسے عالِم صاحب کا ہمیں نہیں معلوم جو جنات کو بھی مَسائل بتا سکتے ہوں۔

مدینہ

1 ...... دلائل النبوۃ للاصبھانی، الفصل السابع عشر و مما ظھر من الآیات . . . الخ، ذکر اخبار الجن . . . الخ، ص ۲۱۴، حدیث: ۲۵۷ ماخوذاً المکتبۃ العصریۃ بیروت

2 ...... الفوائد البھیۃ، حرف العین، عمر بن محمد النسفی، ص ۱۹۴ باب المدینہ کراچی

www.dawateislami.net

قبلے کی طرف پاؤں پھیلانا کیسا؟

سُوال: قبلے کی طرف پاؤں پھیلا کر بیٹھنے اور سونے کا کیا حکم ہے؟ نیز جگہ کی تنگی کی وجہ سے ایسا کرنا کیسا؟

جواب: منع ہے کہ یہ خلافِ اَدب اور مکروہِ تنزیہی ہے لہٰذا بچنا چاہیے۔[(1)]

بیماری بسا اوقات مؤمِن کیلئے رَحمت ہوا کرتی ہے

سُوال: کسی کی صحت خراب ہو جائے تو اُسے یہ کہنا کیسا ہے کہ یہ تمہارے گناہوں میں پڑنے کا انجام ہے؟

جواب: ایسا کہنے والا خود کون سا مَعْصُوم ہے یا اس کے پاس کون سا آلہ ہے جس کے ذَریعے اسے معلوم ہو گیا کہ یہ بیماری گناہوں میں پڑنے کی وجہ سے آئی ہے۔ یہ بات کوئی طے نہیں کر سکتا کہ اس پر آنے والی بیماری گناہوں کی سزا ہے۔ بلکہ اِس طرح کسی سے بات کرنا ہی اس کی دِل آزاری کا باعث ہو سکتا ہے۔ حضرتِ سَیِّدُنا اَیُّوب عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی بیماری بہت مشہور ہے حالانکہ آپ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام تو مَعْصُوم ہیں۔ نیز بخار میرے آقا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی خِدمت میں بھی سَلام کے لیے حاضِر ہوا ہے۔[(2)] کیا مَعَاذَ اللہ عَزَّوَجَلَّ یہ گناہوں کی سزا تھی یا پھر دَرَجات کی بلندی مقصود تھی یا کہیں کہ بخار کو یہ

مدینہ

1 ...... درمختار، کتاب الصلاۃ، باب ما یفسد الصلاۃ وما یکرہ فیھا، ۲/ ۵۱۶

2 ...... بخاری، کتاب المرضی، باب قول المریض... الخ، ۴/ ۱۱، حدیث: ۵۶۶۷ ماخوذا دار الکتب العلمیۃ بیروت

www.dawateislami.net

شَرف ملنا تھا کہ یہ قیامت تک ناز کرے کہ میں وہ ہوں جس نے نبیِّ پاک صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو نہ صِرف سلام عرض کیا بلکہ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی خِدمت میں رہا اور بدن مُبارَک کے خوب بوسے لیے ہیں لہٰذا کسی کو اِس طرح کہنا کہ اس کی بیماری کی وجہ گناہوں میں پڑنا ہے دُرُست نہیں۔ یاد رَکھیے! بیماری اللہ پاک کی رَحمت ہے اور اس کے فَوائد میں سے ہے کہ اِنسان کو نیکیاں ملتیں اور گناہ مِٹا دیئے جاتے ہیں۔[1]

قضا نمازوں کی اَدائیگی کے مَسائِل

سُوال: کیا عشا کے فرض اور وتر کی قضا الگ الگ کی جاسکتی ہے؟

جواب: جیسے صبح عشا کے فرض پڑھے اور شام کو وتر پڑھ لیے اِس طرح اَدائیگی ہو تو جائے گی لیکن کوشش یہی ہونی چاہیے کہ قضا نماز جلد از جلد ادا کر لی جائے۔ ہاں! اگر کوئی صاحبِ تَرتیب ہے تو اس کو اگلی نماز پڑھنے سے پہلے پچھلی نماز پڑھنا ہو گی۔[2] جیسے اگر کسی کی نمازِ عشا قضا ہو گئی اور اس پر چھ نمازوں سے کم نمازیں قضا ہیں تو اس پر فرض ہے کہ یہ فجر کی نماز پڑھنے سے پہلے قضا نمازیں ادا کرلے اگر یہ قضا پڑھنے سے پہلے فجر پڑھے گا تو فجر نہیں ہو گی۔ البتہ فجر کا وقت اتنا تنگ رہ گیا کہ اگر قضا پڑھنے کھڑا ہو گا وقت نکل جائے گا تو فجر ہی

مدینہ

1 ...... مستدرک، کتاب الجنائز، باب ما من یصیب المومن۔۔۔ الخ، ۱/۶۶۸، حدیث: ۱۳۲۶ دار المعرفۃ بیروت

2 ...... بہارِ شریعت، ۱/۷۰۳، حصہ: ۴ ماخوذاً مکتبۃ المدینہ باب المدینہ کراچی

www.dawateislami.net

پڑھے کہ اس صورت میں فجر پڑھنے میں کوئی حَرج نہیں اس کی فجر ادا ہو جائے گی۔[1] مگر وہ قضائیں اب بھی ذِمّے پر باقی رہیں گی۔ اگر کسی کی چھ نمازوں سے زیادہ نمازیں قضا ہیں یعنی چھٹی نماز کا وقت بھی نکل چکا ہے تو یہ اب صاحبِ تَرتیب نہ رہا اب اس کے لیے اِجازت ہے چاہے اس وقت کی نماز پہلے پڑھ لے یا زندگی کی کوئی قضا نماز پہلے پڑھ لے۔[2] جن پر کئی نمازیں قضا ہیں وہ Confused نہ ہوں کہ ہماری کوئی نماز ہوتی ہی نہیں ایسا نہیں ہے اگر وہ صاحبِ تَرتیب نہیں ہیں تو اپنی وقتی نمازوں کے ساتھ ساتھ قضا بھی پڑھتے رہیں کہ ان قضا نمازوں کو جلد از جلد ادا کرنا واجب ہے لہٰذا کھانے پینے اور روزگار کمانے کے عِلاوہ جو وقت بچے اس میں تمام نمازیں پڑھ لیں۔

دارُ الْاِفتا سے رُجوع کرنے کا ذہن کیسے بنے؟

سُوال: بہت سارے مَسائل ایسے ہوتے ہیں جن میں دارُ الْاِفتا اہلسنّت سے رُجوع نہیں کیا جاتا بلکہ آج کل تو یہ ذہن بن گیا ہے کہ چلو یار سب کر رہے ہیں تو صحیح ہی ہو گا۔ اِس حوالے سے یہ اِرشاد فرما دیجیے کہ ہمارا یہ ذہن کیسے بنے کہ ہمیں کچھ نہیں آتا، ہم ہر بات میں مُفتیانِ کِرام کَثَّرَهُمُ اللّٰهُ السَّلَام سے راہ نمائی لیں اور قدم قدم پر اِس بات کی فِکر کریں کہ جو کام ہم کرنے جا رہے ہیں اس حوالے سے

مدینہ

1 ...... بہارِ شریعت، ۱/ ۷۰۳، حصہ: ۴ ماخوذاً

2 ...... بہارِ شریعت، ۱/ ۷۰۵، حصہ: ۴ ماخوذاً

www.dawateislami.net

ہمارے اِسلام اور شریعت کا کیا حکم ہے؟ (نگرانِ شوریٰ کا سُوال)

جواب: نگرانِ شُوریٰ نے اچھی توجہ دِلائی ہے کہ "دارُالاِفتا اہلسنَّت سے رُجوع کرنا چاہیے" اس جملے میں ہو سکتا ہے بہت سے لوگ لفظ "رُجوع" کا مَطلب نہ سمجھتے ہوں، خُصُوصاً بیرونِ ممالک کے اسلامی بھائیوں کی اُردو بالکل ہی کمزور ہوتی ہے۔ وہ دعوتِ اسلامی کی بَرکت سے کچھ نہ کچھ سمجھنے لگے ہیں باقی یا تو مقامی زبان بولتے ہیں یا انگریزی بولتے ہیں اُردو کم لوگ بولتے ہیں بلکہ اب تو پاکستان میں بھی یہ حال ہوتا جا رہا ہے کہ لوگ اُردو کے کئی اَلفاظ نہیں سمجھتے۔ بہر حال "رُجوع" کا مَطلب یہ ہے کہ دارُ الاِفتا اہلسنَّت سے معلومات کر لیجیے یا درپیش مسئلہ دَریافت کر لیجیے۔ رہی یہ بات کہ دارُ الاِفتا اہلسنَّت سے رُجوع کرنے کا ذہن کیسے بنے؟ تو اس حوالے سے عرض ہے کہ اپنے مَسائل کے حَل کے لیے دارُ الاِفتا اہلسنَّت سے رُجوع کرنے کا ذہن بنانا ہی پڑے گا۔ جیسے جب کسی کی گاڑی خراب ہو جائے تو وہ اس کے مکینک سے رابطہ کرتا ہے، اس کے پاس اپنی گاڑی لے جاتا ہے اور معلومات کرتا ہے کہ یہ کس طرح صحیح ہو گی؟ نیز اگر کوئی بیمار ہو جائے تو وہ اپنے طور پر علاج نہیں کرتا بلکہ ڈاکٹر سے رُجوع کرتا ہے کیونکہ اس کا پہلے سے ذہن بنا ہوا ہوتا ہے کہ بیماری میں ڈاکٹر سے رُجوع کرنا ہے، اب یہ ہی میری مدد کرے گا۔ اگرچہ معمولی بیماری جیسے نزلہ یا سر دَرد وغیرہ ہو تو بعض لوگ اس کا علاج کر لیتے ہیں۔ اِسی طرح کسی کی کوئی چیز مثلاً موٹر سائیکل وغیرہ

www.dawateislami.net

چوری ہو جائے یا شناختی کارڈ گم ہو جائے تو وہ پولیس سے رابطہ کرتا ہے صِرف خود ڈھونڈنا شروع نہیں کر دیتا۔ یوں ہی کپڑے سِلوانے ہوں تو دَرزی سے رابطہ کیا جاتا ہے کہ وہ سلائی کر کے دے گا تو ہم کپڑے پہنیں گے۔ اب اپنا یہی طرزِ عمل ذہن میں رکھتے ہوئے سوچا جائے کہ اگر جنّت میں جانا اور جہنم سے خود کو بچانا ہے تو اس حوالے سے ہماری راہ نمائی کون کرے گا؟ ظاہر ہے عُلَمائے کِرام و مُفتیانِ کِرام کَثَّرَھُمُ اللّٰہُ السَّلَام ہی بتائیں گے کہ آپ اس مسئلے میں یہ کریں گے تو جنّت ہے یا فُلاں طریقہ اِختیار کریں گے تو جنّت ہے۔

ہر وقت عالِمِ دِین سے مسئلہ پوچھنے کی ضَرورت رہتی ہے

اب بھی اگر عُلَمائے کِرام و مُفتیانِ کِرام کَثَّرَھُمُ اللّٰہُ السَّلَام سے راہ نمائی لینے کا ذہن نہ بنے تو پھر ذرا غور کیجیے! کیا دِینی معاملات کی اہمیت ایسی کم ہو گئی کہ ان کے ماہرین بغیر پیسے لیے مُفت مَسائل بتاتے ہیں اس کے باوجود ہم ان سے رابطہ کر کے مَسائل نہیں پوچھتے حالانکہ سارے کام ان کے ماہرین اور Specialist کے پاس جا کر رَقم خرچ کر کے کرواتے ہیں بلکہ ڈاکٹروں کو تو مُٹھیاں بھر بھر کے پیسے ادا کرتے ہیں۔ یاد رَکھیے! اگر ہم دُنیوی اُمور کے ماہرین کے پاس نہ جائیں تو ہمارا تھوڑا بہت نقصان ہو گا لیکن اگر ہم اپنے شرعی معاملات میں دِینی ماہرین سے رابطہ نہ کریں تو بہت بڑا نقصان ہو سکتا ہے حتّٰی کہ اِیمان بھی بَرباد ہو سکتا ہے اور ہمیشہ ہمیشہ کے لیے دوزخ بھی مُقدّر ہو سکتی

www.dawateislami.net

ہے۔ لہٰذا اگر ہمیں جنت میں جانا اور جہنم سے خود کو بچانا ہے تو ہمیں اپنا یہ ذہن بنانا پڑے گا کہ ہمارا عُلَمائے کِرام کَثَّرَهُمُ اللّٰهُ السَّلَام کے بغیر گزارا نہیں ہے۔ اعلیٰ حضرت، امامِ اہلسنّت، مُجَدِّدِ دِین و مِلّت مولانا شاہ امام احمد رضا خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن کے فرمان کا مفہوم ہے: انسان کو ہر آن ہر لمحہ عالِمِ دِین سے مسئلہ پوچھنے کی ضرورت رہتی ہے۔[1] بلکہ عوام خود کہتے ہیں کہ بعض مَسائل بال سے بھی باریک ہوتے ہیں اس کے باوجود یہ بے چارے بال سے باریک مَسائل حل کرنے کے لیے خود ہی بیٹھ جاتے اور کچھ کا کچھ کر ڈالتے ہیں۔ اللہ کرے دِل میں اُتر جائے میری بات۔

میوزک والے آلات جیب میں ہوں تو نماز ہو گی؟

سُوال: اگر میوزک والے آلات جیب میں ہوں تو کیا نماز ہو جائے گی؟

جواب: اگر میوزک والے آلات جیب میں ہوں تو نماز ہو جائے گی۔ میوزک والے آلات عموماً جیب میں ہوتے نہیں ہیں۔ اگر ان آلات سے کسی کی مُراد موبائل فون ہے تو یہ تقریباً سبھی کی جیب میں ہوتا ہے۔ موبائل میں اگرچہ میوزک ہوتا ہے یہ الگ بات ہے کہ جو دعوتِ اسلامی والے بلکہ جو بھی نیک لوگ ہیں وہ میوزک نہیں سنتے۔ بہر حال میوزک کا سُننا اور چیز ہے اور اس کے آلات کا جیب میں ہونا اور چیز ہے۔

مدینہ

1 ...... فتاویٰ رضویہ، ۷/ ۷۰۵-۷۰۶ ماخوذاً

www.dawateislami.net

ٹوٹے ہوئے برتنوں میں کھانا کیسا؟

سُوال: ٹوٹے ہوئے برتنوں میں کھانا جائز ہے یا ناجائز؟

جواب: ٹوٹے ہوئے برتن میں کھانا پینا ناجائز و گناہ نہیں ہے، البتہ جس طرف سے برتن ٹوٹا ہوا ہے یا دراڑ پڑی ہے تو اس طرف سے پینا مکروہِ تنزیہی یعنی ناپسندیدہ ہے لہٰذا اس سے بچنا چاہیے۔[1] ہاں! اگر دوسری جگہ سے پیا جس طرف دراڑ نہیں تو پھر یہ مکروہ نہیں ہے۔

کیا جمعہ نہ پڑھنے والا کافر ہے؟

سُوال: کیا تین جمعہ چھوڑنے والا کافر ہو جاتا ہے؟

جواب: تین جمعہ چھوڑنے والا کافر نہیں ہو جاتا۔ البتہ یہ وعید آئی ہے کہ جان بوجھ کر تین جمعہ چھوڑنے والے کے دِل پر مہر لگ جاتی ہے۔[2]

یومِ قفلِ مدینہ کا تعارُف

سُوال: یومِ قفلِ مدینہ کیا ہے، کچھ راہ نمائی کر دیجیے؟

جواب: ہر اسلامی مہینے کی پہلی پیر شریف کو ہم یومِ قفلِ مدینہ مَناتے ہیں۔ گناہوں بھری بات چیت سے تو ہر وقت ہی بچنا ہے لیکن اس دِن فضول بات چیت سے بچنے کی بھی کوشش کی جاتی ہے۔ فضول بات اگرچہ گناہ نہیں ہے لیکن قیامت

مدینہ

1 ...... چڑیا اور اندھا سانپ، ص ۷ ماخوذاً مکتبۃ المدینہ باب المدینہ کراچی

2 ...... ابوداود، کتاب الصلاۃ، باب التشدید فی ترک الجمعۃ، ۱/۳۹۳، حدیث: ۱۰۵۲

www.dawateislami.net

کے دِن فضول باتوں کا حِساب دینا پڑے گا اور جس سے حِساب ہوا اس کی بس شامت آئی۔ قیامت کے روز حِساب دینا بہت مشکل کام ہے لہٰذا جتنا ہو سکے فضول باتوں سے بھی بچنا چاہیے۔ ضَرورت کی بات اگرچہ قفلِ مدینہ کے منافی نہیں لیکن اگر ممکن ہو تو اسے بھی لکھ کر کرے یا اِشارے سے کام چلا لے۔

رِسالہ "خاموش شہزادہ" پڑھنا یا سننا

یومِ قفلِ مدینہ میں ایک بار رِسالہ "خاموش شہزادہ" بھی پڑھنا ہوتا ہے۔ زہے نصیب ہر ایک یومِ قفلِ مدینہ اِس طرح منائے کہ یہ رِسالہ پڑھ یا سُن لے۔ دعوتِ اسلامی کی ویب سائیٹ سے یہ رِسالہ پڑھا یا سُنا جا سکتا ہے۔ چاہیں تو یہ رِسالہ تھوڑا تھوڑا کر کے کئی قسطوں میں پڑھ لیں یا چاہیں تو بولتا رِسالہ کی آڈیو سُن لیں۔ اِجتماعی طور پر بھی سُنا جا سکتا ہے لیکن اس میں توجہ اور یک سوئی ہونا کچھ مشکل ہے۔

لکھ کر یا اِشارے سے گفتگو کب کی جائے؟

لکھ کر یا اِشارے سے گفتگو وہیں کی جائے جہاں سامنے والا بھی اپنے ذہن کا ہو۔ اگر عام آدمی سے اِس طرح گفتگو کریں گے تو پھر لڑائی ہو سکتی ہے اور لڑائی سے بچنا ضَروری ہے۔ اگر ماں باپ اِشارے نہیں سمجھتے تو آپ ان کو اِشارے سمجھنے پر مجبور نہ کریں کیونکہ ایسا کرنا ماں باپ کی اِیذا کا باعِث ہو سکتا ہے جس سے بچنا لازمی ہے۔

www.dawateislami.net

مَدَنی مرکز آنے والے وقت یہیں گزاریں

سُوال: دوسرے شہروں یا علاقوں سے عالَمی مَدَنی مَرکز فیضانِ مدینہ بابُ المدینہ کراچی آنے والوں میں سے بعض بازاروں اور مارکیٹوں کی زینت بنتے ہیں تو انہیں کیسے سمجھایا جائے؟[1]

جواب: گلیوں، بازاروں میں گھومنے والوں کے متعلق سُن کر مجھے مزا نہیں آتا، ایسوں سے دِل بھی ناراض ہوتا ہے۔ بازاروں میں رکھا بھی کیا ہے؟ اب یہاں اللہ کا دِین سیکھنے کے لیے آئے ہیں تو وہ بازار میں نہیں ملے گا، یہیں مسجد میں ہی سیکھنے کو ملے گا لہٰذا اپنا وقت عالَمی مَدَنی مَرکز فیضانِ مدینہ میں ہی گزاریں۔

اگر جنازے کو کندھا نہ دیا تو کیا ثواب ملے گا؟

سُوال: اگر کوئی جنازے کو کندھا نہ دے بلکہ پیچھے ساتھ ساتھ چلتا رہے تو کیا اُسے بھی ثواب ملے گا اور گناہ معاف ہوں گے؟

جواب: جو کندھا دینے کے فضائل ہیں وہ تو ظاہر ہے اسے حاصِل نہیں ہوں گے البتہ اگر جنازے میں ساتھ جائے گا، تدفین میں حصّہ لے گا اور یہ کام شریعت کے مُطابق کیے تو اس پر اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ ثواب پائے گا۔

مدینہ

1 ...... یہ سُوال شعبہ فیضانِ مَدَنی مذاکرہ کی طرف سے قائم کیا گیا ہے جبکہ جواب امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کا عطا فرمودہ ہی ہے۔ (شعبہ فیضانِ مَدَنی مذاکرہ)

www.dawateislami.net

روٹی کے چار ٹکڑے کرنا کیسا؟

سُوال: کیا روٹی کے چار ٹکڑے کرکے کھانا سنَّت ہے؟

جواب: روٹی کے چار ٹکڑے کرکے کھانا سُنَّت نہیں مُباح ہے۔[1] اگر کوئی اچھی نیت سے کرے گا تو ثواب پائے گا۔

فہرست

عنوان	صفحہ	عنوان	صفحہ
دُرُود شریف کی فضیلت	1	فرض روزے رکھنے اور زکوٰۃ دینے کی نیت	6
اچھی نیت کی عادت کیسے بنائی جائے؟	1	پڑوسیوں اور والدین کے ساتھ اچھے سلوک کی نیتیں	6
نیت نہ کرنے کا نقصان	2	خلافِ شرع کاموں میں اِطاعت نہیں	7
نماز کی نیت کیسے کی جائے؟	2	کافر کو کھانے پر بھی عذاب ہوگا	8
نیت کے متعلق کچھ مَدَنی پھول	3	دَرگاہوں پر جانا کیسا؟	8
نیت کی حکمت اور اس کا طریقہ	3	حدیثِ پاک میں قبروں کی زیارت کا حکم	9
فقط نیت پر عمل کا اَجر	4	ولیوں کے قُرب میں دُعائیں قبول ہوتی ہیں	10
اچھی نیتیں کرتے رہنا کیسا؟	5	مزارات پر رَحمتوں کی بَرسات	10
باجماعت نماز پڑھنے کی نیت	5	مدینے میں بھی تو مزار کی زیارت کیلئے جاتے ہیں	11

مدینہ

[1] ...... فتاویٰ رضویہ، ۲۱/ ۶۶۹ ماخوذاً

www.dawateislami.net

والدین کی قبور پر جانا اور اولیا کے مزارات پر...؟	12	کیا جنّت میں والدین بھی ساتھ ہوں گے؟	22
تکبیرِ تحریمہ کے وقت نیت حاضر نہ ہو تو؟	13	نکاح پڑھانے پر اُجرت لینے کا شرعی حکم	23
کیا نیک لوگوں کی رُوح بھی تکلیف سے نکلتی ہے؟	14	اندازے سے بریانی بیچنا کیسا؟	23
”مَنی پلانٹ“ نامی پودا چوری کر کے لگانا کیسا؟	15	سَفرِ بغداد کا تذکرہ	24
غَلَط پارکنگ کرنا بھی حقوقِ عامہ تلف کرنا ہے	15	کیا جہنم میں سردی کا بھی عذاب ہوگا؟	25
کیا آپ نے رَبیعُ الآخر شریف کا چاند دیکھا؟	17	قرآنِ پاک سے پیری مُریدی کا ثبوت	26
واہ کیا مرتبہ اے غوث ہے بالا تیرا	17	زمانۂ قدیم سے بیعت کا سلسلہ جاری ہے	27
غوثِ پاک کی کرامت	18	عرب دُنیا میں پیری مُریدی	28
اَلْحَمْدُ لِلّٰہ کہنا افضل دُعا ہے	19	فرشتوں کو اللہ پاک کی بیٹیاں کہنا کیسا؟	29
مدرسۃُ المدینہ برائے بالغان کا فیضان	20	کیا فرشتوں میں رَسول ہوتے ہیں؟	30
تاجر بھی مدرسۃُ المدینہ بالغان میں شرکت کریں	21	گیارھویں شریف کب سے منائی جا رہی ہے؟	30
حضورِ غوثِ پاک کی وِلادت کب ہوئی؟	21	گیارھویں شریف کی نیت سے عطیات میں رقم ملانا کیسا؟	32

www.dawateislami.net

عطیات بکس میں کتنی رَقم ڈالی جائے؟	32	ہر وقت عالِمِ دِین سے مسئلہ پوچھنے کی ضَرورت رہتی ہے	42
روزی میں بَرَکت کا نسخہ	33	میوزک والے آلات جیب میں ہوں تو نماز ہو گی؟	43
تاجر سے اگر آئل گر جائے تو کیا وہ گناہ گار ہو گا؟	34	ٹوٹے ہوئے برتنوں میں کھانا کیسا؟	44
ناپاک کپڑوں کو پاک کرنے کا طریقہ	34	کیا جمعہ نہ پڑھنے والا کافر ہے؟	44
نمازِ عصر کے بعد تلاوت کرنا کیسا؟	36	یومِ قفلِ مدینہ کا تعارُف	44
جنات کے اَحکام جاننے والے عالِمِ دِین	37	رِسالہ "خاموش شہزادہ" پڑھنا یا سننا	45
قبلے کی طرف پاؤں پھیلانا کیسا؟	38	لکھ کر یا اِشارے سے گفتگو کب کی جائے؟	45
بیماری بسا اوقات مومِن کیلئے رَحمت ہوا کرتی ہے	38	مَدَنی مَرکز آنے والے وقت یہیں گزاریں	46
قضا نمازوں کی اَدائیگی کے مَسائل	39	اگر جنازے کو کندھا نہ دیا تو کیا ثواب ملے گا؟	46
دارُ الاِفتا سے رُجوع کرنے کا ذہن کیسے بنے؟	40	روٹی کے چار ٹکڑے کرنا کیسا؟	47

www.dawateislami.net

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

نیک نمازی بننے کیلئے

ہر جمعرات بعد نمازِ مغرب آپ کے یہاں ہونے والے دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار سنّتوں بھرے اجتماع میں رِضائے الٰہی کیلئے اچھی اچھی نیتوں کے ساتھ ساری رات شرکت فرمایئے ❁ سنّتوں کی تربیت کے لئے **مَدَنی قافلے** میں عاشقانِ رسول کے ساتھ ہر ماہ تین دن سفر اور ❁ روزانہ **"فکرِ مدینہ"** کے ذریعے **مَدَنی اِنعامات** کا رسالہ پُر کر کے ہر مَدَنی ماہ کی پہلی تاریخ اپنے یہاں کے ذِمّے دار کو جمع کروانے کا معمول بنا لیجئے۔

میرا مَدَنی مقصد: "مجھے اپنی اور ساری دنیا کے لوگوں کی اِصلاح کی کوشش کرنی ہے۔" اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ۔ اپنی اِصلاح کے لیے **"مَدَنی اِنعامات"** پر عمل اور ساری دنیا کے لوگوں کی اِصلاح کی کوشش کے لیے **"مَدَنی قافلوں"** میں سفر کرنا ہے۔ اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ

ISBN 978-969-631-642-8
0125728

DAWAT-E-ISLAMI

فیضانِ مدینہ، محلہ سوداگران، پرانی سبزی منڈی، باب المدینہ (کراچی)
UAN: +92 21 111 25 26 92 Ext: 2650 / 1144
Web: www.maktabatulmadinah.com / www.dawateislami.net
Email: feedback@maktabatulmadinah.com / ilmia@dawateislami.net